Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ہفت روزہ

بدر

قادیان

شمارہ 49

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

20-صفر 1437 ہجری قمری 3-فتح 1394 ہش 3-دسمبر 2015ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت جاپان سے واپس لندن تشریف لاچکے ہیں۔حضور انور نے مورخہ 27؍نومبر 2015 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے جاپان میں جماعت کی طرف سے تعمیر کی گئی پہلی مسجد بیت الاحد کا ذکر کرتے ہوئے دورے کے ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔آمین۔

یاد رہے کہ انسان اس خدائے غیب الغیب کو ہرگز اپنی قوت سے شناخت نہیں کرسکتا جب تک وہ خود اپنے تئیں اپنے نشانوں سے شناخت نہ کراوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہرگز پیدا نہیں ہوسکتا جب تک وہ تعلق خاص خدا تعالیٰ کے ذریعہ سے پیدا نہ ہو اور نفسانی آلائشیں ہرگز نفس میں سے نکل نہیں سکتیں جب تک خدائے قادر کی طرف سے ایک روشنی دل میں داخل نہ ہو

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یاد رہے کہ یہ کتاب کہ جو جامع جمیع دلائل وحقائق ہے اس کا اثر صرف اس حد تک ہی محدود نہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا اس میں دلائل بیّنہ سے ثابت کیا گیا ہے بلکہ اس کا یہ بھی اثر ہے کہ اس میں اسلام کا زندہ اور سچا مذہب ہونا ثابت کردیا ہے۔اگرچہ ہر ایک قوم اپنے مُنہ سے کہہ سکتی ہے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھتے ہیں جیسا کہ برہمو یہی دعویٰ کرتے ہیں اور ایسا ہی آریہ بھی باوجود اس کے کہ قدامت میں ذرّہ ذرّہ کو خدا تعالیٰ کا شریک اور انادی بنا رکھا ہے توحید کے مدعی ہیں لیکن یہ تمام قومیں زندہ خدا کی ہستی کا کوئی یقینی ثبوت نہیں دے سکتیں اور خدا کے وجود پر اُن کے دل تسلّی پذیر نہیں ہیں۔★ اس لئے اُن کے یہ دعوے کہ ہم خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھتے ہیں صرف دعوے ہی دعوے ہیں لہٰذا اُن کے ایسے اقرار، حقیقی توحید کا رنگ اُن کے دلوں پر نہیں چڑھا سکتے اور خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک ماننا تو کیا دراصل ان لوگوں کو اس قدر بھی نصیب نہیں کہ یقینی طور پر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھتے ہوں بلکہ اُن کے دل تاریکی میں پڑے ہیں۔

یاد رہے کہ انسان اس خدائے غیب الغیب کو ہرگز اپنی قوت سے شناخت نہیں کرسکتا جب تک وہ خود اپنے تئیں اپنے نشانوں سے شناخت نہ کراوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہرگز پیدا نہیں ہوسکتا جب تک وہ تعلق خاص خدا تعالیٰ کے ذریعہ سے پیدا نہ ہو اور نفسانی آلائشیں ہرگز نفس میں سے نکل نہیں سکتیں جب تک خدائے قادر کی طرف سے ایک روشنی دل میں داخل نہ ہو اور دیکھو کہ مَیں اس شہادت رویت کو پیش کرتا ہوں کہ وہ تعلق محض قرآن کریم کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے دوسری کتابوں میں اب کوئی زندگی کی روح نہیں اور آسمان کے نیچے صرف ایک ہی کتاب ہے جو اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھلاتی ہے یعنی قرآن شریف۔

اور میرے پر جو میری قوم طرح طرح کے اعتراض پیش کرتی ہے مجھے ان کے اعتراضوں کی کچھ بھی پروا نہیں اور سخت بے ایمانی ہوگی اگر مَیں ان سے ڈر کر سچائی کی راہ کو چھوڑ دوں۔اور خود اُن کو سوچنا چاہیئے کہ ایک شخص کو خدا نے اپنی طرف سے بصیرت عنایت فرمائی ہے اور آپ اُس کو راہ دکھلا دی ہے اور اُس کو اپنے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف فرمایا ہے اور ہزار نشان اس کی تصدیق کیلئے دکھلائے ہیں کیونکر ایک مخالف کی ظنیات کو کچھ چیز سمجھ کر اُس آفتاب صداقت سے مُنہ پھیر سکتا ہے۔ اور مجھے اس بات کی بھی پروا نہیں کہ اندرونی اور بیرونی مخالف میری عیب جوئی میں مشغول ہیں کیونکہ اس سے بھی میری کرامت ہی ثابت ہوتی ہے وجہ یہ کہ اگر مَیں ہر قسم کا عیب اپنے اندر رکھتا ہوں اور بقول ان کے مَیں عہد شکن اور کذّاب اور دجّال اور مفتری اور خائن ہوں اور حرام خور ہوں اور قوم میں پھوٹ ڈالنے والا اور فتنہ انگیز ہوں اور فاسق اور فاجر ہوں اور خدا پر قریباً تیس برس سے افترا کرنے والا ہوں اور نیکوں اور راستبازوں کو گالیاں دینے والا ہوں اور میری روح میں بجز شرارت اور بدی اور بدکاری اور نفس پرستی کے اور کچھ نہیں اور محض دنیا کے ٹھگنے کے لئے مَیں نے یہ ایک دوکان بنائی ہے اور نعوذ باللہ بقول اُن کے میرا خدا پر بھی ایمان نہیں اور دنیا کا کوئی عیب نہیں جو مجھ میں نہیں مگر باوجود اِن باتوں کے جو تمام دنیا کے عیب مجھ میں موجود ہیں اور ہر ایک قسم کا ظلم میرے نفس میں بھرا ہوا ہے اور بہتوں کے میں نے بیجا طور پر مال کھالئے اور بہتوں کو میں نے (جو فرشتوں کی طرح پاک تھے) گالیاں دی ہیں اور ہر ایک بدی اور ٹھگ بازی میں سب سے زیادہ حصہ لیا تو پھر اس میں کیا بھید ہے کہ بد اور بدکار اور خائن اور کذّاب تو مَیں تھا مگر میرے مقابل پر ہر ایک فرشتہ سیرت جب آیا تو وہی مارا گیا جس نے مباہلہ کیا وہی تباہ ہوا جس نے میرے پر بددعا کی وہ بددعا اُسی پر پڑی۔جس نے میرے پر کوئی مقدمہ عدالت میں دائر کیا اُسی نے شکست کھائی۔ چنانچہ بطور نمونہ اسی کتاب میں ان باتوں کا ثبوت مشاہدہ کروگے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ایسے مقابلہ کے وقت میں ہی ہلاک ہوتا میرے پر ہی بجلی پڑتی بلکہ کسی کے مقابل پر کھڑے ہونے کی بھی ضرورت نہ تھی کیونکہ مجرم کا خود خدا دشمن ہے۔ پس برائے خدا سوچو کہ یہ اُلٹا اثر کیوں ظاہر ہوا کیوں میرے مقابل پر نیک مارے گئے اور ہر ایک مقابلہ میں خدا نے مجھے بچا لیا کیا اس سے میری کرامت ثابت نہیں ہوتی؟ پس یہ شکر کا مقام ہے کہ جو بدیاں میری طرف منسوب کی جاتی ہیں وہ بھی میری کرامت ہی ثابت کرتی ہیں۔

★ عیسائیوں کے ذکر کی اس جگہ ضرورت نہیں کیونکہ اُن کا خدا مثل اُن کی دوسری کلوں اور مشینوں کے خود اپنا ایجاد کردہ ہے جس کا صحیفہ فطرت میں کچھ پتہ نہیں ملتا اور نہ اُس کی طرف سے انا الموجود کی آواز آتی ہے اور نہ اس نے کوئی خدائی کام دکھلائے جو دوسرے نبی دکھلا نہ سکے اور اُس کی قربانی کے اثر سے ایک مرغ کی قربانی کا اثر زیادہ محسوس ہوتا ہے جس کے گوشت کی یخنی سے فی الفور ایک کمزور ناتوان قوت پکڑ سکتا ہے۔ پس افسوس ہے ایسی قربانی پر جو ایک مرغ کی قربانی سے تاثیر میں کم تر ہے۔منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 2)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے

عورتیں چونکہ بچوں کی پرورش کرتی ہیں اور ان کی ابتدائی تعلیم و تربیت کرتی ہیں اس لئے انہیں خود بھی نمازوں کا اہتمام کرنا چاہئے

بچوں کو بھی چھوٹی عمر سے ہی نمازوں کی عادت ڈالنی چاہئے بچوں کو پہلے سادہ نماز سکھائیں پھر ترجمہ سکھائیں اور اس کی باقاعدگی سے ادائیگی کی نصیحت اور نگرانی کرتی رہیں
کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچے جن کو نماز کی عادت پڑتی جاتی ہے وہ باقی نیک نصائح کو بھی آسانی سے مان لیتے ہیں اور ان کی تربیت اور اصلاح زیادہ بہتر طور پر ہوسکتی ہے

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت، اکتوبر 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

لندن
20-09-15

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقعہ پر آپ کو نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذّٰریٰت:57) یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ اور عبادات میں نماز سب سے اہم عبادت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز کی اہمیت اور افادیت کو بار بار مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ آپ نے ایسے لوگوں کو جو مسجد سے چمٹے رہتے ہیں جنت میں خدا تعالیٰ کے سایہ میں جگہ پانے کی بشارت دی ہے۔ اور وہ لوگ جو نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے انہیں انذار بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الۡعَبۡدُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ مِنۡ عَمَلِہٖ صَلَاتُہٗ فَاِنۡ صَلُحَتۡ فَقَدۡ اَفۡلَحَ وَاَنۡجَحَ وَاِنۡ فَسَدَتۡ فَقَدۡ خَابَ وَخَسِرَ یعنی بندے سے قیامت کے دن اس کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر اس کی نمازیں ٹھیک ہیں تو وہ کامیاب و کامران ہوگیا اور اگر ان میں خرابی ہے تو وہ ناکام و نامراد ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی یہی بتاتا ہے کہ آپ نے ہر حالت میں نمازوں کا خاص اہتمام فرمایا۔ آپ نے حالتِ قیام میں بھی نمازوں کی پابندی کی اور سفروں میں بھی۔ صحت کی حالت میں بھی نمازیں پڑھیں اور بیماری میں بھی۔ امن کی حالت میں بھی نمازوں کا التزام کیا اور جنگ اور خوف کی حالت میں بھی نماز سے غافل نہیں ہوئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راست باز، ابدال، قطب گذرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعہ سے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کے لیے اکمل اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 8 صفحہ 310)

پس نماز اسلام کا بنیادی حکم ہے۔ یہ انسان کو صراطِ مستقیم پر چلاتی ہے۔ برائیوں اور فحش باتوں سے بچاتی ہے۔ روحانیت میں بڑھاتی اور اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتی ہے۔ اس لئے اس کی ادائیگی کا ہر احمدی کو خاص خیال رکھنا چاہئے۔ عورتیں چونکہ بچوں کی پرورش کرتی ہیں اور انکی ابتدائی تعلیم و تربیت کرتی ہیں اس لئے انہیں خود بھی نمازوں کا اہتمام کرنا چاہئے اور بچوں کو بھی چھوٹی عمر سے ہی نمازوں کی عادت ڈالنی چاہئے۔ بچوں کو پہلے سادہ نماز سکھائیں۔ پھر ترجمہ سکھائیں اور اس کی باقاعدگی سے ادائیگی کی نصیحت اور نگرانی کرتی رہیں۔ کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچے جن کو نماز کی عادت پڑتی جاتی ہے وہ باقی نیک نصائح کو بھی آسانی سے مان لیتے ہیں اور انکی تربیت اور اصلاح زیادہ بہتر طور پر ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نمازوں کی پابندی کرنے کی توفیق دے اور دین و دنیا کی حسنات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
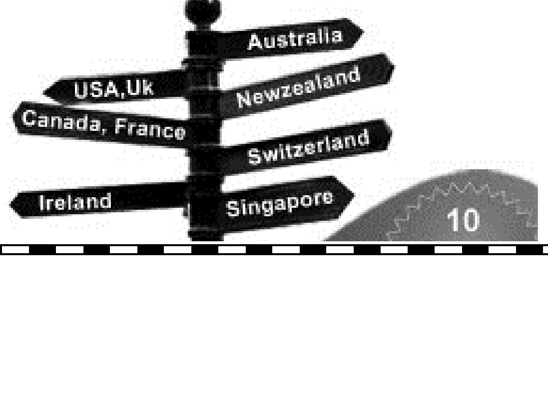

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو عشق اور محبت کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھا اسے ہر وہ احمدی جس نے آپکے بارے میں کچھ نہ کچھ پڑھا ہو یا سنا ہو جانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محض للہ عقدِ اخوت اور محبت کی کوئی مثال اگر دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ہے۔ اقرار اطاعت کرنے کے بعد اگر اسکے انتہائی معیاری نمونے دکھا کر اس پر قائم رہنے کی مثال کوئی دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا نور الدین ؓ کی ہے۔ تمام دنیوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اگر کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ جوڑا تو اسکی اعلیٰ ترین مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کی ہے۔ خادمانہ حالت کا بیمثال نمونہ اگر کسی نے قائم کیا تو وہ حضرت حکیم الامّت مولانا نور الدین ؓ نے قائم کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے عجز و انکسار میں اگر ہمیں کوئی انتہائی اعلیٰ مقام پر نظر آتا ہے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کا بھی اعلیٰ معیار حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ نے قائم کیا اور پھر امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وہ اعزاز پایا جو کسی اور کو نہ مل سکا۔ آپ علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کے بارے میں فرمایا کہ ’’چہ خوش بُودے اگر ہر یک زِ اُمّت نورِ دیں بودے‘‘۔ پس یہ ایک زبردست اعزاز ہے جو کہ زمانے کے امام نے اپنے ماننے والوں کیلئے ہر چیز کا معیار حضرت مولانا نور الدین ؓ کے معیار کو بنادیا کہ اگر ہر ایک نور الدین بن جائے تو ایک انقلاب برپا ہوسکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے محبت و اطاعت، اخلاص و وفا، عجز و انکسار، فہم و فراست، سادگی اور توکّل جیسے اخلاق فاضلہ کا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ روایات کے حوالہ سے ایمان افروز تذکرہ

آج ماریشس کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے اور ماریشس میں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک سو سال ہو چکے ہیں۔ وہ اپنی سینٹنری (centenary) منا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور یہ سو سال آئندہ وہاں نئی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوں اور نئے سے نئے منصوبے کریں وہاں بعض فسادی لوگ بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بھی جماعت کو محفوظ رکھے اور ہر شر سے بچائے اور ہر لحاظ سے جلسے کو اور ان کے پروگراموں کو بابرکت فرمائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 ر نومبر 2015ء بمطابق 13 ر نبوت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو عشق اور محبت کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھا اسے ہر وہ احمدی جس نے آپ کے بارے میں کچھ نہ کچھ پڑھا ہو یا سنا ہو جانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محض لِلّٰہ عقدِ اخوت اور محبت کی کوئی مثال اگر دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ہے۔ اقرارِ اطاعت کرنے کے بعد اگر اس کے انتہائی معیاری نمونے دکھا کر اس پر قائم رہنے کی مثال کوئی دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا نور الدین ؓ کی ہے۔ تمام دنیوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اگر کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ جوڑا تو اس کی اعلیٰ ترین مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کی ہے۔ خادمانہ حالت کا بیمثال نمونہ اگر کسی نے قائم کیا تو وہ حضرت حکیم الامّت مولانا نور الدین ؓ نے قائم کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے عجز و انکسار میں اگر ہمیں کوئی انتہائی اعلیٰ مقام پر نظر آتا ہے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کا بھی اعلیٰ معیار حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ نے قائم کیا اور پھر امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وہ اعزاز پایا جو کسی اور کو نہ مل سکا۔ آپ علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کے بارے میں فرمایا کہ ’’چہ خوش بُودے اگر ہر یک زِ اُمّت نورِ دیں بودے‘‘۔

(نشانِ آسمانی روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 411)

پس یہ ایک زبردست اعزاز ہے جو کہ زمانے کے امام نے اپنے ماننے والوں کے لئے ہر چیز کا معیار حضرت مولانا نور الدین کے معیار کو بنادیا کہ اگر ہر ایک نور الدین بن جائے تو ایک انقلاب برپا ہوسکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کے بعض واقعات بیان فرمائے ہیں۔ ان واقعات کو پڑھ کر آقا و غلام، مرشد و مرید کے دو طرفہ تعلق اور محبت کے نمونے نظر آتے ہیں۔ عاجزی اور انکساری کے نمونے بھی نظر آتے ہیں۔ اخلاص و وفا کے نمونے بھی نظر آتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کی قربانیوں کے معیار اور اطاعت کے اعلیٰ ترین نمونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ جب آپ قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا مجھے آپ کے متعلق الہام ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے وطن گئے تو اپنی عزت کھو بیٹھیں گے۔ اس پر آپ نے وطن واپس جانے تک کا نام تک نہ لیا۔ اس وقت آپ اپنے وطن بھیرہ میں ایک شاندار مکان بنا رہے تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب میں بھیرہ گیا ہوں تو میں نے بھی یہ مکان دیکھا تھا۔ اس میں آپ ایک شاندار ہال بنوا رہے تھے تاکہ اس میں بیٹھ کر درس دیں اور مطب بھی کیا کریں۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ موجودہ زمانے کے لحاظ سے (یعنی اس زمانے میں جب یہ بیان ہو رہا ہے) تو وہ مکان زیادہ حیثیت کا نہ تھا لیکن جس زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ نے قربانی کی تھی اس وقت جماعت کے پاس زیادہ مال نہیں تھا۔ اس وقت اس جیسا مکان بنانا بھی ہر شخص کا کام نہیں تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے بعد آپ نے واپس جا کر اس مکان کو دیکھا تک نہیں۔ بعض دوستوں نے کہا بھی کہ آپ ایک دفعہ جا کر مکان تو دیکھ آئیں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا ہے اب اسے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

(ماخوذ از مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع 1956ء میں خطابات، انوار العلوم جلد 25 صفحہ 419-420)

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں۔ جب انجمن کے بعض عمائدین اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھنے لگ گئے تھے اور دنیا داری کا رنگ ان پر غالب آ رہا تھا۔ بہت سے معاملات جب انجمن میں پیش ہوتے تو عموماً حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ اور حضرت مصلح موعود ؓ کی رائے ایک ہوتی تھی اور بعض دوسرے بڑے سرکردہ ممبران کی مختلف ہوتی تھی۔ بہرحال ایک ایسے ہی موقع پر ایک مجلس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کو بند کرنے کا معاملہ پیش ہوا۔ حضرت مصلح موعود ؓ اس کو بند کرنے کے خلاف تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح

الاوّل کی رائے بھی یہی تھی کہ اس کو بند نہ کیا جائے۔ اس پر بڑی زور دار بحث ہو رہی تھی۔ آخر فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہونا تھا۔ بہر حال اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ایام میں بعض لوگوں نے کوشش کی کہ اس سکول کو توڑ کر صرف عربی کا ایک مدرسہ قائم رکھا جائے کیونکہ جماعت دو سکولوں کے بوجھ برداشت نہیں کرسکتی اور اس پر اتفاق جماعت اتنا زبردست تھا (یعنی وہ جو ممبران تھے)۔ حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں شاید ڈیڑھ آدمی سکول کی تائید میں رہ گیا تھا۔ ایک تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ تھے اور حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ آدھا مَیں اپنے آپ کو کہتا ہوں کیونکہ اُس وقت میں بچہ تھا لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ جو جوش مجھے اس وقت سکول کے متعلق تھا وہ دیوانگی کی حد تک پہنچا ہوا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ چونکہ ادب کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بات نہ کر سکتے تھے اس لئے آپ نے مجھے اپنا ذریعہ اور ہتھیار بنایا ہوا تھا۔ وہ مجھے بات بتا دیتے اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچا دیتا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی عطا کی اور باوجودیکہ بعض جلد باز دوستوں نے قریباً ہم پر کفر کا فتویٰ لگا دیا کہ اگر یہ سکول بند نہ کیا تو گویا کہ تم لوگ کفر کر رہے ہو اور کہا یہ دنیا دار لوگ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کو بھی اور حضرت مصلح موعود کو بھی کہنے لگے یہ لوگ دنیا دار ہیں کیونکہ انگریزی تعلیم کی تائید کرتے ہیں۔ پھر بھی فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے حق میں کیا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 13 صفحہ 480-481)

اس واقعہ سے سکول کے جاری رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں جو باتیں ہیں وہ تو ہیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے بات کرنے کے ادب اور احترام کا بھی پتا چلتا ہے۔ شاید آپ کو یہ بھی خیال ہو کہ معاملہ کو پیش کرتے وقت جوش میں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادب کے خلاف ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کی فراست کا ذکر کرتے ہوئے، آپ کے ایمان کا ذکر کرتے ہوئے اور یہ بیان کرتے ہوئے کہ قومیں کس طرح بنتی ہیں حضرت مصلح موعودؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ افراد سے قومیں بنتی ہیں اور قوموں سے افراد بنتے ہیں۔ اعلیٰ دماغوں کے مالک ذہین اور نیک انسان قوموں کو بہت زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور اعلیٰ اور نیک مقاصد اچھے اور ہوشیار لوگوں کے ہاتھ آ کر بہت زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جماعت قائم کی۔ آپ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے یہی سلوک کیا کہ آپ کے دعویٰ کے ابتدا میں ہی بعض ایسے افراد آپ علیہ السلام پر ایمان لائے جو کہ ذاتی جوہر کے لحاظ سے بہترین خدمات سرانجام دینے والے تھے اور اس کام میں آپ کی مدد کرنے والے تھے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کیا تھا اور ان میں ایک حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل بھی تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ واقعہ میں وہ لوگ بہترین مددگار اور معاون ثابت ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت سے پہلے ہی حضرت خلیفہ اول مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجہ آپ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف پھری اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنی شروع کیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت کیا تو نبوت کے متعلق بعض مضامین اپنی ابتدائی کتب فتح اسلام اور توضیح مرام میں بیان فرمائے۔ ایک شخص نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بدظنی رکھتا تھا ان کتابوں کے پروف کسی طرح دیکھے۔ پریس میں شاید پڑھے ہوں۔ وہ جمّوں گیا اور اس نے کہا آج میں نے مولوی نور الدین صاحب کو مرزا صاحب سے ہٹا دینا ہے۔ اس وقت حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر چکے تھے۔ دعویٰ مسیحیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتح اسلام اور توضیح مرام کی اشاعت کے زمانے میں کیا جو بیعت سے قریباً دو سال بعد ہوا اور انہی میں مسئلہ اجرائے نبوت کی بنیاد رکھی۔ جب اس شخص نے آپ کی کتب میں نبوت کے جاری ہونے کے متعلق پڑھا تو اس نے کہا اب تو یقیناً مولوی نور الدین صاحب مرزا صاحب کو چھوڑ دیں گے کیونکہ مولوی صاحب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ جب وہ یہ سنیں گے کہ مرزا صاحب نے یہ کہا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آسکتا ہے تو وہ مرزا صاحب کے مرید نہیں رہیں گے۔ چنانچہ اس شخص نے اپنے ساتھ ایک پارٹی لی، کچھ لوگ لئے اور خراماں خراماں حضرت مولوی صاحب کی طرف چلے۔ جب آپ کے پاس پہنچے تو اس شخص نے حضرت مولوی صاحب سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا فرمائیے کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ اس شخص نے کہا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اس زمانے کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں نبوت جاری ہے تو آپ اس کے متعلق کیا خیال کریں گے۔ اس شخص نے تو یہ خیال کیا تھا کہ گویا میں ایک مولوی کے پاس جا رہا ہوں لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ میں ایک مولوی کے پاس نہیں بلکہ ایک ایسے شخص کے پاس جا رہا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ اپنے سلسلے کا کام لینا چاہتا ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا کہ اس سوال کا جواب تو دعویٰ کرنے والے کی حالت پر منحصر ہے کہ آیا وہ اس دعوے کا مستحق ہے یا نہیں۔ اگر یہ دعویٰ کرنے والا انسان راستباز نہ ہوگا تو ہم اسے جھوٹا کہیں گے اور اگر دعویٰ کرنے والا کوئی راستباز انسان ہے تو مَیں یہ سمجھوں گا کہ غلطی میری ہے، حقیقت میں نبی آسکتا ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اس شخص نے جب میرا یہ جواب سنا تو وہ

اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ چلو جی اے بالکل خراب ہو گئے۔ اب ان سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس پر میں نے اس سے کہا کہ مجھے یہ تو بتا دو کہ بات کیا تھی تو اس نے کہا بات یہ ہے کہ آپ کے مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا الہام نازل ہوتا ہے اور میں ایک نبی کے مشابہ ہوں۔ حضرت خلیفہ اول نے اس کی یہ بات سن کر فرمایا کہ بیشک مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے اور مجھے اس پر ایمان ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 28 صفحہ 209-210)

ایک واقعہ جو براہِ راست حضرت خلیفہ اول سے تعلق تو نہیں رکھتا لیکن رکھتا بھی ہے ان کی بہن کا واقعہ ہے جس کو حضرت خلیفہ اول نے ایک پیر صاحب سے سوال جواب کی رہنمائی کی تھی۔ ان کی بہن نے احمدیت قبول کی اور وہ کسی ایک پیر کی مرید تھیں اور پیر نے انہیں بیعت کے بعد ورغلانے کی کوشش کی۔ آج بھی یہی آجکل کے پیروں کا حال ہے۔ اس کو بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بہن ایک پیر صاحب کی مرید تھیں۔ وہ قادیان میں آئیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی۔ جب واپس گئیں تو ان کے پیر صاحب کہنے لگے کہ تجھے کیا ہو گیا کہ تُو نے مرزا صاحب کی بیعت کر لی۔ معلوم ہوتا ہے کہ نور الدین نے تجھ پر جادو کر دیا ہے۔ وہ آئیں تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اگر پھر کبھی پیر صاحب سے ملنے کا اتفاق ہو تو انہیں کہنا کہ آپ کے عمل آپ کے ساتھ ہیں اور میرے عمل میرے ساتھ ہیں۔ میں نے تو مرزا صاحب کو اس لئے مانا ہے کہ اگر آپ کو نہ مانا تو قیامت کے دن مجھے جوتیاں پڑیں گی۔ آپ بتائیں کہ آپ اس دن کیا کریں گے۔ پیر صاحب سے پوچھنا۔ جب وہ واپس گئیں تو انہوں نے پیر صاحب سے یہی بات کہہ دی۔ وہ پیر کہنے لگا کہ یہ نور الدین کی شرارت معلوم ہوتی ہے اسی نے تجھے یہ بات سمجھا کر میرے پاس بھیجا ہے مگر تمہیں اس بارے میں کسی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔ جب قیامت کا دن آئے گا اور پُل صراط پر سب لوگ اکٹھے ہوں گے تو تمہارے گناہ مَیں خود اٹھا لوں گا اور تم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں چلے جانا۔ انہوں نے کہا پیر صاحب ہم تو جنت میں چلے گئے پھر آپ کا کیا بنے گا۔ وہ کہنے لگے جب فرشتے میرے پاس آئیں گے تو میں انہیں لال لال آنکھیں دکھا کر کہوں گا کہ کیا ہمارے نانا امام حسین کی شہادت کافی نہیں تھی کہ آج قیامت کے دن ہمیں بھی ستایا جا رہا ہے۔ پس یہ سنتے فرشتے شرمندہ ہو کر دوڑ جائیں گے اور ہم بھی چھلانگیں مارتے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(ماخوذ از الفضل 27 جون 1957ء صفحہ 3 جلد 46/11 نمبر 152)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سادگی اور اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہم نے خود حضرت خلیفہ اول کو دیکھا ہے آپ مجلس میں بڑی مسکنت سے بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مجلس میں شادیوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ ڈپٹی محمد شریف صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں وہ سناتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے یعنی آپ نے اپنے گھٹنے اٹھائے ہوئے تھے اور سر جھکا کر گھٹنوں میں رکھا ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مولوی صاحب جماعت کے بڑھنے کا ایک ذریعہ کثرت اولاد بھی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر جماعت کے دوست ایک سے زیادہ شادیاں کریں تو اس سے بھی جماعت بڑھ سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے گھٹنوں پر سر اٹھایا اور فرمایا کہ حضور میں تو آپ کا حکم ماننے کے لئے تیار ہوں لیکن اس عمر میں مجھے کوئی شخص اپنی لڑکی دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہنس پڑے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں دیکھو یہ انکسار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ادب تھا جس کی وجہ سے انہیں یہ رتبہ ملا۔

(ماخوذ از الفضل 27 مارچ 1957ء صفحہ 5 جلد 46/11 نمبر 74)

آجکل بعض لوگ شادیوں کے شوقین ہیں لیکن وہ اس وجہ سے شوقین نہیں ہوتے۔ اگر تو کوئی جائز وجوہ ہوں تو شادی کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن بعض لوگ اپنے گھروں کو برباد کر کے شادیاں کرتے ہیں ان کو اس چیز سے بچنا چاہئے اور اس بارے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے۔

پھر حضرت خلیفہ اول کی یہ بات بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ذکر کیا کہ آپ کے بچوں میں سے بعض نے خلافت اور جماعت کے بارے میں غلط رویہ اختیار کیا لیکن اب بھی جماعت آپ کا یعنی حضرت خلیفہ اول کا احترام کرنے پر مجبور ہے اور آپ کے لئے دعائیں کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں میں اس انکسار اور محبت کی جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھی وہ عظمت ڈالی ہے کہ باوجود اس کے کہ بعض بیٹوں نے غلط رویّہ اختیار کیا پھر بھی ان کے باپ کی محبت ہمارے دلوں سے نہیں جاتی۔ پھر بھی ہم انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرے کیونکہ انہوں نے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا جب ساری دنیا آپ کی مخالف تھی۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ایک مقام ہے جو ہمیشہ قائم رہے گا۔

(ماخوذ از الفضل 27 مارچ 1957ء صفحہ 5 جلد 46/11 نمبر 74)

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان کردہ یہ بات کہ جماعت کی تعداد بڑھانے کا ایک ذریعہ کثرت اولاد بھی ہے اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود کا یہ بھی بیان ہے جو اُن کے اپنے بارے میں یا حضرت مسیح موعود کی اولاد کے بارے میں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

جب ہماری شادیوں کی تجویز فرمائی تو سب سے پہلے یہ سوال کرتے تھے کہ فلاں صاحب کے ہاں کتنی اولاد ہے؟ وہ کتنے بھائی ہیں؟ آگے ان کی کتنی اولاد ہے؟ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ جس جگہ میاں بشیر احمد صاحب کی شادی کی تحریک ہوئی اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا کہ اس خاندان کی کس قدر اولاد ہے اور جب آپ کو معلوم ہوا کہ سات لڑکے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اَور تمام باتوں پر غور کرنے سے پہلے فرمانے لگے کہ بہت اچھا ہے یہیں شادی کی جائے۔ فرماتے ہیں کہ میری اور میاں بشیر احمد صاحب کی شادی کی تجویز اکٹھی ہی ہوئی تھی۔ ہم دونوں کی شادی کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی دریافت فرمایا کہ معلوم کیا جائے کہ جہاں رشتے تجویز ہوئے ہیں ان کے ہاں اولاد کتنی ھے۔ کتنے ل ڑکے ہیں۔ کتنے بھائی ہیں۔ تو جہاں آپ نے اور باتوں کو دیکھا وہاں وُلُوْدًا کو مقدم رکھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں اب بھی بعض لوگ جب مجھ سے مشورہ لیتے ہیں مَیں ان کو یہی مشورہ دیتا ہوں کہ یہ دیکھو جہاں رشتے تجویز ہوئے ہیں ان کے ہاں کتنی اولاد ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 396-397)

آجکل کی دنیا میں فیملی پلاننگ پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ لیکن ایسے ممالک جہاں اس پر بہت زور دیا گیا ان میں اب یہ احساس بڑھ رہا ہے کہ یہ غلط ہے۔ جب انسان قانون قدرت سے لڑنے کی کوشش کرتا ہے تو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ایک لمبے عرصے تک چین نے اپنے شہریوں پر پابندی لگادی تھی کہ ایک سے زیادہ بچہ نہ ہو ورنہ جرمانہ یا سزا بھی ہوگی اور وہاں ایسے بھی واقعات ہوئے کہ لوگوں نے یا اپنے بچے ضائع کر دیئے یا ان کو پیدائش کے وقت مار دیا۔ لیکن اب اس کا احساس ان لوگوں میں پیدا ہوا ہے اور اب انہوں نے اس پابندی کو اٹھایا ہے۔ اور بعض دوسرے ممالک بھی ہیں جہاں یہ پابندی ہے اور اب یہ کہا جارہا ہے کہ اگر یہ پابندی جاری رہی تو ان ملکوں میں کچھ عرصے کے بعد افرادی قوت بالکل ختم ہو جائے گی۔ ان کو کام کرنے والے نہیں ملیں گے۔ آئندہ نسل جو ہے اس میں اتنا بڑا گیپ (gap) آجائے گا کہ بیچ میں اس وقفے کو غیروں کے ذریعہ سے پُر کرنا پڑے گا۔ چنانچہ اب یہ اپنی پالیسیاں بدل رہے ہیں۔ اور یہی نتیجہ ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے قانون سے انسان لڑنے کی کوشش کرے اور اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھے۔ اب ان کو یہ فکر پیدا ہوگئی ہے کہ ہماری نسلوں میں ایک نسل سے دوسری نسل تک اتنا خلا پیدا ہو جائے گا کہ اس کو پتا نہیں کس طرح پُر کیا جائے گا اور اس کی وجہ سے پھر قوموں کو نقصان ہوگا۔ بہرحال یہ ضمنی بات بیچ میں آئی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے اخلاص، عاجزی اور سادگی کا ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ خدمت کے لئے مختلف سامانوں کی ضرورت ہوتی تھی۔ کھانا پکوانے کی ضرورت ہوتی تھی۔ شروع شروع میں جب قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس مہمان آتے تھے سودا وغیرہ لانے کی ضرورت ہوتی تھی اور یہ ظاہر ہے کہ یہ کام صرف ہمارے خاندان کے افراد نہیں کر سکتے تھے۔ اکثر یہی ہوا کرتا تھا کہ جماعت کے افراد مل ملا کر وہ کام کر دیا کرتے تھے۔ اس وقت طریق یہ تھا لنگر خانے کا باقاعدہ انتظام تو نہیں تھا کہ اگر ایندھن آجاتا اور وہ اندر ڈالنا ہوتا یعنی سٹور میں رکھنا ہوتا تو گھر کی خادمہ آواز دے دیتی کہ ایندھن آیا ہے کوئی آدمی ہے تو وہ آجائے اور ایندھن اندر ڈال دے۔ آگ جلانے کے لئے جو سامان آیا ہے۔ پانچ سات آدمی جو حاضر ہوتے وہ آجاتے اور ایندھن اندر ڈال دیتے۔ دو تین دفعہ ایسا ہوا کہ کام کے لئے باہر خادمہ نے آواز دی مگر کوئی آدمی نہ آیا۔ ایک دفعہ لنگر خانے کے لئے اوپلوں کا ایک گڈا آیا۔ (وہ جو جلانے کے لئے اوپلے استعمال کئے جاتے ہیں) بادل بھی آیا ہوا تھا۔ خادمہ نے آواز دی تا کوئی آدمی مل جائے تو وہ اوپلوں کو اندر رکھوا دے مگر اس کی آواز کی طرف کسی نے توجہ نہ کی۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول اُس وقت مسجد اقصیٰ سے قرآن کریم کا درس دے کر واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ اس وقت خلیفہ نہیں تھے مگر علمِ دینیات، تقویٰ اور طب کی وجہ سے آپ کو جماعت میں ایک خاص پوزیشن حاصل تھی اور لوگوں پر آپ کا بہت اثر تھا۔ آپ درس سے فارغ ہو کر گھر جا رہے تھے کہ خادمہ نے آواز دی اور کہا کہ کوئی آدمی ہے تو وہ آجائے۔ بارش ہونے والی ہے ذرا اوپلے اٹھا کر اندر ڈال دے۔ لیکن کسی نے توجہ نہ کی۔ آپ نے جب دیکھا کہ خادمہ کی آواز کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی تو آپ نے فرمایا اچھا آج ہم ہی آدمی بن جاتے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے اوپلے اٹھائے اور اندر ڈالنے شروع کر دیئے۔ ظاہر ہے کہ جب شاگرد استاد کو اوپلے اٹھاتے دیکھے گا تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی وہی کام شروع کر دے گا۔ چنانچہ اور لوگ بھی آپ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ کام کرنے لگے اور اوپلے اندر ڈال دیئے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں مجھے یاد ہے مَیں نے دو تین مختلف مواقع پر آپ کو ایسا کرتے دیکھا اور جب بھی آپ ایسے اٹھانے لگتے اَور لوگ بھی آپ کے ساتھ شامل ہو جاتے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 29 صفحہ 326-327)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو عشق تھا اس کی مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت تھی جب آپ بہت خوش ہوتے اور محبت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے تو مرزا کا لفظ استعمال کرتے اور فرماتے کہ 'ہمارے مرزا' کی یہ بات ہے۔ ابتدائی ایام میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابھی دعویٰ نہیں تھا چونکہ آپ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلقات تھے اسی لئے اس وقت سے یہ لفظ آپ کی زبان پر چڑھے ہوئے تھے۔ کئی نادان اس وقت اعتراض کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کے دل میں نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ادب نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں آپ کو یعنی خلیفہ اوّل کو لوگ عام طور پر مولوی صاحب یا بڑے مولوی صاحب کہا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں میں نے خود کئی دفعہ یہ اعتراض لوگوں کے منہ سے سنا ہے اور حضرت مولوی صاحب کو اس کا جواب دیتے ہوئے بھی سنا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اسی مسجد میں (یعنی مسجد اقصیٰ میں) حضرت خلیفہ اول جبکہ درس دے رہے تھے آپ نے فرمایا بعض لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب نہیں کرتا حالانکہ میں محبت اور پیار کی شدت کی وجہ سے یہ لفظ بولا کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ظاہری الفاظ کو نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ ان الفاظ کے اندر حقیقت جو مخفی ہو اس کو دیکھنا چاہئے۔

(ماخوذ از الفضل 30 جون 1938ء صفحہ 3 جلد 26 نمبر 147)

پھر دوطرفہ اخلاص و محبت کی ایک اور مثال ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول میں جس قدر اخلاص تھا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن انہیں تیز چلنے کی عادت نہیں تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی ساتھ ہوتے مگر تھوڑی دُور چل کر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیز قدم کر لینے تو حضرت خلیفہ اول نے قصبہ کے مشرقی طرف باہر ایک بڑ کا درخت تھا اس کے نیچے بیٹھ جانا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیر سے واپس آنا تو پھر آپ کے ساتھ ہو لینا۔ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ذکر کیا کہ حضرت مولوی صاحب سیر کے لئے نہیں جاتے۔ آپ نے فرمایا وہ تو روز جاتے ہیں۔ اس پر آپ کو بتایا گیا کہ وہ سیر کے لئے ساتھ تو چلتے ہیں لیکن پھر بڑ کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور واپسی پر ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ حضرت خلیفہ اول کو اپنے ساتھ سیر میں رکھتے اور جب آپ نے تیز ہو جانا اور حضرت خلیفہ اوّل نے بہت پیچھے رہ جانا تو آپ نے چلتے چلتے ٹھہر جانا اور فرمانا مولوی صاحب فلاں بات کس طرح ہے۔ مولوی صاحب تیز تیز چل کر آپ کے پاس پہنچتے اور ساتھ چل پڑتے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھوڑی دیر کے بعد پھر تیز چلنا شروع کرتے آگے نکل جاتے تھوڑی دور جا کر پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھہر جاتے اور فرماتے مولوی صاحب فلاں بات اس اس طرح ہے۔ مختلف باتیں ہوتیں۔ مولوی صاحب پھر تیزی سے آپ کے پاس پہنچتے اور تیز تیز چلنے کی وجہ سے ہانپنے لگ جاتے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو اپنے ساتھ رکھتے۔ تیس چالیس گز چل کر مولوی صاحب پیچھے رہ جاتے اور آپ پھر کوئی بات کہہ کر مولوی صاحب کو مخاطب فرماتے اور وہ تیزی سے آپ سے آکر مل جاتے۔ حضرت مسیح موعود کی غرض یہ تھی کہ اس طرح مولوی صاحب کو تیز چلنے کی عادت ہو جائے۔ یہ صرف تیز چلنے کی مشق نہ ہونے کا نتیجہ تھا کہ مولوی صاحب آہستہ چلتے تھے۔ چونکہ طب کا پیشہ ایسا ہے کہ اس میں عموماً انسان کو بیٹھا رہنا پڑتا ہے اور اگر باہر کسی مریض کو دیکھنے کے لئے جانے کا اتفاق ہو تو سواری موجود ہوتی ہے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو تیز چلنے کی مشق نہ تھی ورنہ اخلاص آپ میں جس قدر تھا اس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''چہ خوش بُودے اگر ہر یک زِ اُمّت نور دیں بودے''۔

(ماخوذ از تحریک جدید کے مقاصد اور ان کی اہمیت، انوار العلوم جلد 14 صفحہ 126-127)

پھر ایک اور مثال ہے جس سے حضرت خلیفہ اول کا اخلاص بھی ظاہر ہوتا ہے اور توکّل بھی۔ حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دلّی میں تھے۔ وہاں حضرت میر صاحب سخت بیمار ہو گئے۔ قولنج کا اتنا سخت حملہ ہوا کہ ڈاکٹروں نے کہا کہ آپریشن ہونا چاہئے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ بعض یونانی دواؤں سے بغیر آپریشن کے بھی آرام ہو جاتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تار دے دیا کہ جس حالت میں بھی ہوں آجائیں۔ آپ مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کوٹ بھی نہیں پہنا ہوا تھا، پیسے بھی پاس نہ تھے۔ آپ نے غالباً حکیم غلام محمد صاحب مرحوم امرتسری کو ساتھ لیا اور اسی طرح اٹھ کر چل پڑے۔ حکیم غلام محمد صاحب نے کہا کہ میں گھر سے پیسے وغیرہ لے آؤں مگر آپ نے کہا کہ نہیں حکم یہی ہے کہ جس حالت میں ہو چلے آؤ۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول چلنے میں کمزور تھے جیسا پہلے واقعہ بیان ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو جاتے تو آپ پیچھے رہ جاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہو کر فرماتے کہ مولوی صاحب کہاں ہیں اور حضرت خلیفہ اول بعد میں آکر ملتے۔ اس طرح پھر پیچھے رہ جاتے۔ پھر کھڑے ہو کر انتظار فرماتے جیسا کہ میں نے واقعہ سنایا۔ مگر آپ غالباً حکیم غلام محمد صاحب کو ساتھ لے کر پیدل بٹالہ پہنچے۔ سٹیشن پر جا کر بیٹھے۔ چلنے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

میں کمزور تھے لیکن اس کے باوجود کیونکہ حکم آیا کہ فوراً پہنچو اسی طرح پیدل چل کر بٹالہ پہنچ گئے۔ اب دیکھیں یہ اخلاص اور اطاعت ہے کہ زیادہ چلنے میں آپ کو دقّت ہوتی تھی لیکن حکم ہوا تو بٹالے تک تقریباً گیارہ میل کا فاصلہ پیدل پہنچے ہیں۔ حکیم صاحب نے کہا کہ اب کرائے وغیرہ کا کیا انتظام ہوگا۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ یہاں بیٹھو اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی انتظام کر دے گا۔ توکّل کی یہ مثال ہے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ کیا آپ حکیم نورالدین صاحب ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ وہ شخص کہنے لگا کہ ابھی گاڑی آنے میں دس پندرہ منٹ باقی ہیں اور میں نے سٹیشن ماسٹر سے کہہ بھی دیا ہے کہ وہ آپ کا انتظار کرے۔ مَیں بٹالے کا تحصیل دار ہوں میری بیوی بہت سخت بیمار ہے آپ ذرا چل کر اسے دیکھ آئیں۔ آپ گئے، مریضہ کو دیکھ کر نسخہ لکھا اور سٹیشن پر واپس آ گئے۔ وہ شخص تحصیل دار بھی ساتھ آیا اور کہا کہ آپ چل کر گاڑی میں بیٹھیں مَیں ٹکٹ لے کر آتا ہوں اور وہ سیکنڈ کلاس کا ایک ٹکٹ اور ایک تھرڈ کلاس کا لے آیا اور ساتھ پچاس روپے نقد دیئے اور کہا کہ یہ حقیر ہدیہ ہے اسے قبول فرمائیں۔ آپ دہلی پہنچے اور جا کر میر ناصر نواب صاحب کا علاج کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ صحیح توکل کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرے بندے کا توکّل صحیح ہے یا نہیں۔ ممکن ہے اس آزمائش کے لئے بعض دفعہ وہ فاقے بھی دے۔ توکّل میں یہ نہیں ہوتا کہ ہر دفعہ پورا ہو جائے۔ بعض دفعہ آزمائش آتی ہے۔ فاقے بھی ہوتے ہیں۔ ننگا بھی کر دے۔ موت کے قریب کر دے تا بندوں کو بتائے کہ میرے اس بندے کا انحصار توکّل پر ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لنگوٹی باندھنی پڑتی ہے، دھجیاں لٹکنے لگتی ہیں اور بعض کو اس کی مدد کے لئے اس طرح ننگا دکھا کر الہام کرتا ہے۔ بعض کو لفظی الہام سے بھی مدد کا حکم دیتا ہے مگر بعض کو اس کی حالت دکھا کر تحریک کرتا ہے۔ مگر توکّل کے صحیح مقام پر جو لوگ ہوتے ہیں وہ کسی سے منہ سے مانگتے نہیں۔

(ماخوذ از الفضل 8 نومبر 1939ء صفحہ 7-6 جلد 27 نمبر 256)

اللہ تعالیٰ لوگوں کی توجہ اس طرف پھیر دیتا ہے اور انتظام کر دیتا ہے لیکن وہ خود جن کو اللہ پہ توکّل ہوتا ہے وہ خود کسی کے پاس نہیں جاتے بلکہ اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے خود بھیجتا ہے۔ تو یہ توکّل کا بہت اعلیٰ مقام ہے جو آپ کو حاصل تھا۔

ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا جو مقام تھا بہت بالا مقام تھا، بہت بلند مقام تھا، بڑے ولی اللہ تھے لیکن اس میں غلو بھی نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ اس کو اتنا بڑھا دو کہ انتہائی ایسے مقام پر لے جاؤ جہاں مبالغہ ہونا شروع ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کی اولاد میں سے بعض نے مبالغہ کرنے کی کوشش کی اور بعض غیر مبائع بھی مبالغہ کرتے ہیں۔ لیکن غیر مبائعین جو ہیں یہ آپ کی محبت میں نہیں کرتے بلکہ ان کا مقصد تو اپنا مقصد حاصل کرنا ہے۔ لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سچائی کے اظہار سے بھی نہیں رکنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچائی کا اظہار بھی کیا ہے اور آپ کے مقام کو بھی بلند کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بیشک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی تعریف فرمائی۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کی بڑی تعریف فرمائی۔ مگر قرآن اس لئے نہیں اترا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت قائم کی جائے۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں یہ کہیں ذکر آتا ہے کہ ہم نے تجھے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ تُو نورالدین کی عزت قائم کرے۔ ہاں جو سچائی اور حقیقت تھی اس کا آپ نے اظہار کر دیا۔ مثلاً آپ نے فرمایا ''چہ خوش بُودے اگر ہر یک زِ اُمّت نورِ دیں بودے''۔ مگر یہ تو ایک سچائی ہے جو کہنی چاہئے تھی۔ حضرت خلیفہ اول نے بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اب جس نے قربانی کی ہو اس کی قربانی کا اظہار نہ کرنا ناشکری ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک مریض آیا اور اس نے ذکر کیا کہ مولوی صاحب سے مَیں نے علاج کروایا تھا جس سے مجھے بڑا فائدہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اُس دن بیمار تھے مگر جب آپ نے یہ بات سنی تو آپ اسی وقت اٹھ کر بیٹھ گئے اور حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہی مولوی صاحب کو تحریک کر کے یہاں لایا ہے اور اب ہزاروں لوگ ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اگر مولوی صاحب یہاں نہ آتے تو ان لوگوں کا کس طرح علاج ہوتا۔ پس مولوی صاحب کا وجود بھی خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ یہ شکر گزاری تھی لیکن غلو نہیں تھا۔

(ماخوذ از الفضل 2 اگست 1956ء صفحہ 2 جلد 45/10 نمبر 179)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی عاجزی کی جو انتہا تھی اس کا ذکر ایک صحابی کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے کیا ہے۔ ایک صحابی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے کے لئے آیا آپ مسجد مبارک میں بیٹھے تھے اور دروازے کے پاس جوتیاں پڑی تھیں۔ ایک آدمی سیدھے سادے کپڑوں والا آ گیا اور آ کر جوتیوں میں بیٹھ گیا۔ یہ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے سمجھا کہ یہ کوئی جوتی چور ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی جوتیوں کی نگرانی شروع کر دی کہیں وہ لے کر بھاگ نہ جائے۔ کہنے لگے اس کے کچھ عرصے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے اور میں نے سنا کہ آپ کی جگہ کوئی اور شخص خلیفہ بن گیا ہے اس پر میں بیعت کرنے کے لئے آیا۔ جب میں نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ وہی شخص تھا جس کو میں نے اپنی بیوقوفی سے جوتی چور سمجھا تھا (یعنی حضرت خلیفہ اول) اور میں اپنے دل میں سخت شرمندہ ہوا۔ آپ کی عادت تھی کہ آپ جوتیوں میں آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آواز دیتے تو آپ ذرا آگے آ جاتے۔ پھر جب کہتے کہ مولوی نورالدین صاحب نہیں آئے تو پھر کچھ اور آگے آ جاتے۔ اس طرح بار بار کہنے کے بعد کہیں وہ آگے آتے تھے۔ تو یہ صحابی پھر بیان کرتے ہیں کہ میں ان کی اولاد کو بھی کہا کرتا تھا کہ یہ مقام جو انہوں نے حاصل کیا اس طرح عاجزی سے حاصل کیا تھا۔

(ماخوذ از الفضل 27 مارچ 1957ء صفحہ 5 جلد 46/11 نمبر 74)

بہرحال یہ تو تھی آپ کی عاجزی، اس شخص کی عاجزی جو علم و معرفت میں بھی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ جو ہندوستان کے چوٹی کے حکماء میں سے تھا۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت بڑے عظیم اعزاز سے نوازا۔ لیکن ان سب باتوں نے آپ کو عجز میں اور زیادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور آپ کے نام پر فساد پیدا کرنے والوں کو بھی عقل دے اور سمجھ دے اور ہمیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق اس نمونے سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج ماریشس کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے اور ماریشس میں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک سو سال ہو چکے ہیں۔ وہ اپنی سینٹنری (centenary) منا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور یہ سو سال آئندہ وہاں نئی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوں اور نئے سے نئے منصوبے کریں وہاں بعض فسادی لوگ بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بھی جماعت کو محفوظ رکھے اور ہر شر سے بچائے اور ہر لحاظ سے جلسے کو اور ان کے پروگراموں کو بابرکت فرمائے۔

......☆......☆......☆......

تحریک جدید کے 82ویں سال کے آغاز کا پُرشوکت اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6/نومبر 2015 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے ارشاد فرمودہ اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے 82ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان فرمایا۔ حضور انور نے پہلے سورۃ آل عمران کی آیت کریمہ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنین کو یہ توجہ دلائی ہے کہ اگر نیکیوں پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہو تو یاد رکھو کہ نیکی قربانی کو چاہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے قربانی کرو۔ اُس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے، اُس چیز کی قربانی کرو جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو، نفع حاصل کر رہے ہو، اُس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں آرام اور سہولت مہیا کر رہی ہے، اس چیز کی قربانی کرو جو تمہاری نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے کا بھی ذریعہ ہے...... ایسے حالات میں یہ باتیں کرنا کہ نیکی کے حصول کیلئے ان چیزوں کو خرچ کرو جن سے تمہیں محبت ہے عام دنیادار کیلئے یہ عجیب سی بات ہے۔ لیکن دنیا کو پتہ نہیں کہ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم کی اس تعلیم کا ادراک رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور نے اس آیت کریمہ کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی قربانیوں کا نمونہ پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد پڑھ کر سنایا کہ:

دنیا میں انسان مال سے محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرویاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص (خواب میں) دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کیلئے فرمایا حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔

نیز فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں شامل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس ہوتا ہے، مشکل سے چادر یا پاجامہ انکو میسر آتا ہے۔ ان کی جائداد کوئی نہیں مگر ان کے لاانتہا اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ تحریک جدید کے وعدوں اور ادائیگی کے متعلق مخلصین جماعت کے غیر معمولی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور بھارت کی متعدد ایسی جماعتوں کا ذکر فرمایا جنہوں نے پہلے سے بڑھ کر تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کی۔ سیدنا حضور انور کے اس بصیرت افروز خطبہ جمعہ کی روشنی میں مخلصین جماعت احمدیہ بھارت سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ مالی قربانی کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے چندہ تحریک جدید میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں اور اوّلین فرصت میں اپنے سیکرٹری تحریک جدید سے رابطہ کر کے معیاری وعدہ پیش کرنے کے ساتھ جس قدر ممکن ہو سکے ادائیگی کی بھی کوشش کریں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے بیکراں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے مستفیض ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ، جرمنی اکتوبر 2015

☆ جماعت احمدیہ کے بارہ میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ بڑی پُرامن جماعت ہے۔ جماعت احمدیہ کے لوگ یکم جنوری کو صفائی کرتے ہیں اور نئے سال کی آمد پر سڑکوں اور راستوں کو صاف کرتے ہیں۔ یہ کام انہوں نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ یہ بڑی عزت کی بات ہے۔ پھر جماعت نے رفیوجیز کے لئے جو مدد کی پیشکش کی ہے، یہ سب ثابت کرتا ہے کہ جماعت اس شہر کے لئے بہت مفید ہوگی۔ جب یہ مسجد بن جائے گی تو یہ شہر بدل جائے گا اور خدا تعالیٰ کا پیارا گھر اس شہر کی علامت بن جائے گا۔ یہ سوسائٹی کو اپنے زیر اثر لینے والی، سوسائٹی کو بدلنے والی مسجد بن جائے گی۔

(Helena Hoon صاحبہ ڈپٹی کمشنر)

☆ یہاں کی جماعت نے ہمیشہ سے شہری انتظامیہ سے بہت اچھا تعلق رکھا ہے۔ یہی تعلق ان کا گزشتہ میئر صاحب سے رہا اور اب میرے ساتھ بھی اور تمام شہری انتظامیہ کے ساتھ بہت اچھا تعلق ہے اور تعاون کرنے والی جماعت ہے۔ اس لئے جب جماعت کا مسجد بنانے کا پروگرام بنا تو وہ فوراً میرے پاس آئے اور ہم نے مل کر ایک مناسب جگہ کا انتخاب کیا اور مل جل کر کام کیا۔

(شہر Nordhorn کے میئر Thomas Berling صاحب)

............(مسجد ’’صادق‘‘ ناردہارن، جرمنی کی سنگِ بُنیاد کے موقع پر شہر کے میئر اور ڈپٹی کمشنر کا مختصر ایڈریس)............

☆ یہ مسجد اُن بنیادوں پر قائم کی جارہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی بنیادیں قائم کرتے ہوئے دعا اور خواہش کی تھی کہ ایسے لوگ پیدا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں، ایسے لوگ پیدا ہوں جو فرمانبردار ہوں ☆ دو طرح کے حقوق ہیں ایک اللہ تعالیٰ کا حق ایک بندہ کا حق، ہر انسان پر فرض ہے کہ ان کی طرف توجہ دے اور ادا کرے اور یہی وہ دو چیزیں ہیں اگر ان کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو دُنیا میں محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے، ہر قسم کی نفرتیں دور ہوتی ہیں۔ پس ان نفرتوں کو دور کرنے کے لئے مساجد کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ ☆ یہاں کسی بھی طرز کے کام کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کی ضرورت ہے تو ہم ہر لحاظ سے اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کے لئے جو بھی پروگرام یہاں کی حکومت اور میئر یا مقامی کونسل بنائے گی اس میں تعاون کریں گے۔ ☆ جب جماعت احمدیہ مسجد بناتی ہے تو اس سوچ کے ساتھ کہ ہم نے اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ جس طرح تحفظ ہمیں اپنے لئے چاہئے جس طرح امن اور سکون ہمیں اپنے لئے چاہئے وہی سکون اور امن ہم نے اپنے ماحول کو بھی مہیا کرنا ہے۔

............(خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سنگ بنیاد مسجد صادق، ناردہارن، جرمنی)............

☆ آپ کے خلیفہ سے ملاقات میرے بیان سے باہر ہے۔ انکی آنکھوں کی طرف دیکھنا بہت ہی زیادہ عجیب تھا۔ میں نے ان کی آنکھوں میں ایک روشن tunnel دیکھی اور مجھے محسوس ہوا کہ میں خدا تعالیٰ کو محسوس کر رہی ہوں۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ شخص خدا کا خاص بندہ ہے اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ (Angie صاحبہ، لوکل ٹی وی چینل کی نمائندہ خاتون)

☆ میں چرچ جایا کرتا تھا لیکن وہاں مجھے ہمیشہ بے چینی ہوتی۔ پادری ہمیشہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا اور ہمیں گنہگاروں کی طرح حقارت سے دیکھتا۔ لیکن آج بہترین طریقہ سے مجھے خوش آمدید کہا گیا اور آپ کے خلیفہ نے نہ مجھے اور نہ کسی اور کو حقارت سے دیکھا کیونکہ وہ بہت منکسر المزاج ہیں۔ خلیفہ کی شخصیت میں کسی قسم کا بناوٹی پہلو نہیں ہے۔ حضور کی شخصیت کو بہت ہی تسکین بخش محسوس کیا اور بزرگی اور بڑائی پائی اور آپ کو انسانوں کا ہمدرد پایا۔ تمام ماحول کو پیار محبت اور انسانی ہمدردی سے پُر پایا۔ یہی حقیقی رہنماؤں کا طریق کار ہوتا ہے۔ (ایک کیتھولک Paul Sholand صاحب)

☆ میں خلیفۃ المسیح کا خوبصورت خطاب سن کر جذباتی ہو گئی اور خطاب کے دوران آبدیدہ ہو گئی۔ حضور انور باوجود ایک بلند مقام و مرتبہ رکھنے کے اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز نہیں سمجھتے۔ حضور کو بہت بے تکلف، سادہ اور انسانوں کا ہمدرد پایا۔ مَیں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایسی بڑی شخصیت تاخیر سے آنے پر معذرت کرے گی۔ اس بات نے ہمیں حضور کا دوست بنا لیا۔ احمدیوں کی خلیفہ سے محبت سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ حضور امن کے پیامبر ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں امن کی اہمیت، محبت، رحم اور اتفاق پر بہت اچھے طریق پر زور دیا۔ خلیفہ کی آواز نہایت سکون بخش ہے۔ جب خلیفہ کو دیکھتے ہیں تو ایک عجیب اور بے مثال کیفیت ہو جاتی ہے۔ (کونسلر Mrs Jutta صاحبہ)

☆ میں مذہبی نہیں ہوں اور نہ میں کسی مذہب پر ایمان رکھتی ہوں۔ بلکہ پہلے مجھے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ دنیا میں ایک خلیفہ ہے۔ لیکن آج جب میں نے اس خلیفہ کو دیکھا اور سنا تو میں نے سوچا کہ یہ لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ آج میں اسلام کے بارہ میں بہترین رائے لیکر جارہی ہوں۔ میں نے سیکھا ہے کہ مسجد صرف عبادت کے لئے نہیں ہے بلکہ لوگوں کی خدمت کے لئے بھی ہے۔ میں نے سیکھا ہے کہ مسجد ہمسایوں کا خیال رکھنے کی جگہ ہے۔ میں نے سیکھا ہے کہ مسجد امن پھیلانے کا مقام ہے۔ اسلام کے بارہ میں تمام سوالات یا خوف جو کسی انسان کو ہو سکتے ہیں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے دور ہو جاتے ہیں۔

(ایک جرمن خاتون Miss Anika Mollman صاحبہ)

............(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سُن کر مہمانان کرام کے ایمان افروز تأثرات)............

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 13 اور 14 اکتوبر 2015 کی مصروفیات

13 اکتوبر 2015 بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر 45 منٹ پر بیت النور تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح قریباً پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بذریعہ سائیکل سیر کے لئے روانگی ہوئی۔ آج بھی پیارے آقا کی معیت میں پچیس سے تیس خدام نے سیر میں شمولیت کی سعادت پائی۔ جنگل میں مختلف راستوں اور ٹریک سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جھیل پر تشریف لے آئے اور یہاں کچھ دیر کے لئے چہل قدمی فرمائی اور اپنے ساتھ آنے والے خدام سے گفتگو فرمائی۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد آٹھ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے بارہ بجے اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک دیکھی۔ حضور انور نے دفتری خطوط اور رپورٹس اور احباب جماعت کی طرف سے موصول ہونے والے خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات عطا فرمائیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ

تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن نے دفتری ملاقات کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض انتظامی امور کے بارہ میں ہدایات عطا فرمائیں۔ بعد ازاں مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ نے بھی حضور انور سے ملاقات کی۔ حضور انور نے مختلف امور کے حوالہ سے دریافت فرمایا اور ہدایات عطا فرمائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بلاک اے (A) کی دوسری منزل پر واقع، مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب مبلغ نن سپیٹ (ہالینڈ) کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ یہاں قریباً 35 منٹ قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ یہاں گھر میں قیام کے دوران بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ سلسلہ مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب کو تبلیغ، تربیت، پبلک ریلیشن، پریس اور میڈیا سے رابطوں کے حوالہ سے ہدایات سے نوازا اور رہنمائی فرمائی۔

بعد ازاں سات بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب اپنے دفتر تشریف لائے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار اور مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن کو طلب فرمایا اور مختلف امور کے حوالہ سے ہدایات عطا فرمائیں۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت المحمود ایمسٹرڈیم

ہالینڈ میں جماعت کے دو مراکز مسجد مبارک (DEN HAAG) اور بیت النور (NUNSPEET) کا ذکر گزشتہ رپورٹس میں ہو چکا ہے اب یہاں ایک تیسرے مرکز کا ذکر کیا جاتا ہے۔

جماعت کا یہ تیسرا مرکز ''بیت المحمود'' ایمسٹرڈیم میں واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ 10 ہزار مربع میٹر ہے اور یہ سال 2008 میں نو لاکھ اسی ہزار یورو میں خریدا گیا تھا۔ یہ قطعہ زمین ایمسٹرڈیم شہر کے کنارے، ایمسٹرڈیم سے VOLENDAM شہر کی طرف جانے والی مین روڈ RING-10 پر واقع ہے۔ اس قطعہ زمین میں تین بیڈ روم اور ایک وسیع ڈرائینگ روم اور کچن اور باتھ روم کی سہولت پر مشتمل مکان بنا ہوا ہے جس کا علیحدہ خوبصورت لان ہے۔ اس رہائشی عمارت سے ملحق ایک ہال ہے جس کے ایک حصہ کو مردوں کے نماز پڑھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جب کہ ایک حصہ کو بطور جماعتی کچن استعمال میں لایا گیا ہے۔ کچھ فاصلہ پر ایک اور ہال بنا ہوا ہے جو خواتین کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

مین گیٹ سے اندر آتے ہوئے بائیں طرف ایک چھوٹا ہال ہے جہاں دفاتر بنانے کا پروگرام ہے۔

اس قطعہ زمین کے چاروں اطراف اونچے اونچے درخت ہیں جن کی وجہ سے ایک قدرتی چار دیواری بنی ہوئی ہے۔ اور ان درختوں سے باہر تین اطراف میں ایک نہر کے اندر یہ قطعہ زمین گھرا ہوا ہے جب کہ ایک طرف سڑک ہے۔ یہاں سیب، ناشپاتی اور اخروٹ کے بہت سے درخت موجود ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دورہ ہالینڈ کے دوران 13 اکتوبر 2008ء کو اس سنٹر کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے تھے۔ حضور انور نے یہاں نماز ظہر و عصر پڑھائی تھی اور بعد ازاں شہتوت کا ایک پودا بھی لگایا تھا اور ہدایت فرمائی تھی کہ یہاں گرین ہاؤس بھی بنائیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہالینڈ کا چوتھا مرکز المیرے شہر میں بنے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ کے دوران 7 اکتوبر 2015ء کو مسجد بیت العافیت کا سنگ بنیاد رکھا ہے۔ مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر اور رہائشی حصہ بھی تعمیر ہوگا۔

ہالینڈ کے اخبار میں جماعتی خبر

ہالینڈ کے نیشنل اخبار Algemenn Dagblad نے اپنے آج 13 اکتوبر کے شمارہ میں لکھا:

آج کا بہترین خط: امن کے خلیفہ کے پیغام پر توجہ دینی چاہئے۔

ایک عرصہ سے میڈیا یہ خبریں شائع کر رہا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی آواز اُٹھانی چاہئے کہ وہ دہشت گرد نہیں ہیں اور نہ ہی اس قسم کے جہاد کو مانتے ہیں۔ اسی طرح اخبارات ایسی خبروں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں کہ Wilders اور اس کے ہم خیال لوگ رِفیوجیز کو ملک میں پناہ نہیں دینا چاہتے کیونکہ دہشت گردی کا خطرہ ہے۔ مگر اب بالآخر ایک آواز اُٹھی ہے۔ خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب کا پیغام امن کا پیغام ہے۔ ان کو House of Representative میں دعوت دی گئی جہاں انہوں نے اپنے امن کے مشن کے بارہ میں بتایا۔

....

14 اکتوبر 2015ء بروز بدھ

نن سپیٹ ہالینڈ سے روانگی اور بیت السبوح فرنکفرٹ (جرمنی) میں ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر بیت النور تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح سات بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور آج بھی بذریعہ سائیکل سیر کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جنگل میں مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے جھیل پر تشریف لے آئے، اور یہاں کچھ دیر کے لئے چہل قدمی فرمائی اور ساتھ آنے والے خدام سے گفتگو فرمائی۔ آج بھی حضور انور کے ساتھ پچیس سے تیس خدام سیر میں شامل تھے۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد واپسی پر بھی مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے آٹھ بجکر 35 منٹ پر حضور انور واپس تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ممبران، یہاں کام کرنے والے کارکنان، شعبہ ضیافت اور شعبہ سیکورٹی میں ڈیوٹی دینے والے خدام نے مختلف گروپس کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بلاک A کی پہلی منزل پر قائم لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری اشاعت سے فرمایا کہ آپ کتابوں کی پرفیکشن کے چکر میں کتب کی اشاعت میں بہت تاخیر کر دیتے ہیں۔ ایسی تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ کتب جلد شائع ہونی چاہئیں۔

امیر صاحب ہالینڈ نے عرض کیا کہ مسجد کا جو پُرانا ہال ہے اس کو شامل کر کے یہاں پر اب مستقل نمائش لگانے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کے لئے باقاعدہ پلاننگ کریں، آرکیٹیکٹ بلائیں اور باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ کام کریں۔ یہاں اپنی جماعت کی تاریخ کی پُرانی تصاویر لگائیں اور اس بارہ میں مرکزی شعبہ مخزن تصاویر سے بھی رہنمائی لیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

آج پروگرام کے مطابق نن سپیٹ سے فرنکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانگی تھی۔ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ گیارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور احباب جماعت میں کچھ دیر کے لئے رونق افروز رہے۔ ہر ایک چھوٹا بڑا اشرف زیارت سے فیض یاب ہوا۔ بچیاں گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور قافلہ نن سپیٹ سے جرمنی کے لئے روانہ ہوا۔ جماعت ہالینڈ کی دو گاڑیاں قافلے کے ساتھ تھیں۔ ان میں سے ایک گاڑی قافلے کو اسکورٹ کر رہی تھی۔ جماعت جرمنی کے خدام کی بھی ایک گاڑی قافلے کے ساتھ تھی۔ جماعت جرمنی کے پانچ خدام پر مشتمل سیکورٹی ٹیم حضور انور کی لندن سے ہالینڈ آمد سے قبل ہی ہالینڈ پہنچی تھی اور حضور انور کے ہالینڈ میں قیام کے دوران ہالینڈ کے خدام کے ساتھ مل کر سیکورٹی کی ڈیوٹی انجام دیتے رہے۔ اور آج یہ ٹیم بھی اپنی ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ تھی۔

نن سپیٹ (ہالینڈ) سے جرمنی کا بارڈر قریباً سو کلومیٹر ہے۔ بارڈر سے آگے تیس کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد جرمنی کا شہر NORDHORN آتا ہے۔ آج اس شہر میں ''مسجد صادق'' کے سنگ بنیاد کا پروگرام بھی تھا۔ سنگ بنیاد کے اس پروگرام کے بعد آگے فرنکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔

ایک بج کر پانچ منٹ پر بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے جہاں جماعت جرمنی نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں سے جماعت جرمنی کی گاڑیوں نے قافلہ کو اسکورٹ کیا اور مزید بیس منٹ کے سفر کے بعد ایک بج کر پچیس منٹ پر ہوٹل River side میں تشریف آوری ہوئی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق سنگ بنیاد کی تقریب کے حوالہ سے یہاں محدود وقت کے لئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جرمنی، مکرم جری اللہ صاحب مبلغ سلسلہ، نائب جنرل سیکرٹری جرمنی اور مکرم سید حسنات احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے اپنی خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد صادق'' کے سنگ بنیاد کے لئے روانہ ہوئے۔

روانگی سے قبل ہالینڈ سے یہاں تک ساتھ آنے والے احباب مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم عبدالحمید درفیلدن صاحب نائب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب مبلغ ہالینڈ، مکرم مظفر حسین صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم زبیر اکمل صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی، مکرم محمد لئیق احمد چوہدری صاحب، مکرم عطاء القیوم عارف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ، مکرم ضیاء القمر صدیقی صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ ہالینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد واپس جانے کی اجازت چاہی۔

ایک بج کر پچاس منٹ پر جب حضور انور کی گاڑی قطعہ زمین پر پہنچی تو مقامی جماعت کے احباب مرد وزن اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ استقبال کیا۔ مقامی جماعت کے احباب آج صبح سے ہی پیارے آقا کے منتظر تھے۔ آج ان کے لئے خوشیوں اور مسرتوں کا دن آیا تھا۔ ان کی بستی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی مرتبہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بے حد خوش تھا۔ بچے، بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔

ریجنل امیر و صدر جماعت مکرم اشتیاق احمد صاحب اور ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم مستنصر احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیر مارکی میں تشریف لے آئے جہاں باقاعدہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم صالح احمد صاحب نے تلاوت کی اور مکرم بہزاد احمد صاحب نے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے اپنا

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو اُسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھنی چاہئے۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب صلۃ الرحمۃ)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

تعارفی ایڈریس پیش کیا:

امیر صاحب نے سب سے پہلے اس شہر کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ Nordhorn کا شہر Graftschaft Bentheim کے سرکل کا ایک شہر ہے اور یہ ہالینڈ کے بارڈر پر ہے ۔ یہ شہر Niedersachsen کے صوبہ کا شہر ہے۔ اس شہر میں ایک دریا ہے جو Vechte کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے ساتھ اور چینل بھی ہیں جن میں سے یہ دریا گزرتا ہے۔ Nordhorn شہر پہلے زمانہ میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کے طور پر مشہور تھا۔ جنگ عظیم دوم کے بعد تقریباً دس ہزار افراد مشرقی جرمنی سے Nordhorn آ کر یہاں آباد ہوئے۔ اب یہاں رِفیوجیز کے لئے ایک سنٹر بنا ہے جہاں 400 رِفیوجیز آچکے ہیں اور کل دو ہزار مہاجرین آئیں گے۔ اس حوالہ سے جماعت احمدیہ جرمنی نے بھی اپنی خدمات پیش کی ہیں اور میئر صاحب کو ایک خط لکھ کر بھجوایا ہے۔

اس شہر میں جماعت کا قیام 1985ء میں ہوا اور اس وقت تقریباً 30 افراد یہاں آباد ہیں۔ یہاں کی جماعت کا تعلق میئر ز سے ہمیشہ اچھا رہا اسی لئے یہاں صرف موجودہ میئر موجود نہیں ہیں بلکہ گزشتہ دو میئرز بھی موجود ہیں۔ جماعت Nordhorn ہر سال یکم جنوری کو شہر کی سڑکوں کی صفائی کرتی ہے ۔ اسی طرح تبلیغی پروگراموں کا انعقاد کرتی ہے اور تبلیغی سٹال بھی لگاتے ہیں۔

مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے امیر صاحب نے بتایا کہ یہ مسجد ایک Modular ڈیزائن کی ہے جس کا نقشہ چند احمدی خواتین architects نے تیا رکیا ہے۔ اس مسجد میں نماز کے لئے 60 مربع میٹر کے دو ہالز ہوں گے۔ 42 مربع میٹر پر مشتمل ایک Multipurpose Room ہوگا ۔ اس کے علاوہ دو دفاتر ،ایک کچن اور ایک کمرہ caretaker کے لئے بھی ہوگا۔ مسجد میں ایک technical room اور washrooms بھی ہوں گے۔ مینار کی اونچائی 12 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ اگر ضرورت پیش آئے تو اس بات کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ بعد میں ایک مربی ہاؤس بھی بنایا جا سکے۔ پلاٹ کا کُل رقبہ 1574 مربع میٹر ہے اور اس پلاٹ کی خرید کا معاہدہ 9 / اکتوبر 2015ء کو ہوا ہے اور یہ 40 ہزار یورو میں خریدا گیا ہے۔

امیر صاحب کے ایڈریس کے بعد Helena Hoon صاحبہ ڈپٹی کمشنر نے اپنا ایڈریس پیش کیا : موصوفہ نے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح ! میں اس موقع پر حضور انور کو خوش آمدید کہتی ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ یہاں آئے ہیں ۔ آپ کا سفر اچھا گزرا ہوگا اور اس شہر میں قیام آپ کو پسند آئے گا۔

جماعت احمدیہ کے بارہ میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ بڑی پُرامن جماعت ہے۔ یہ ایک نہایت اہم امر ہے کہ یہاں مختلف قومیں اور مذاہب اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ سب امن اور رواداری کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ یکم جنوری کو صفائی کرتے ہیں اور نئے سال کی آمد پر سڑکوں اور راستوں کو صاف کرتے ہیں ۔ یہ کام انہوں نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ یہ بڑی عزت کی بات ہے ۔ پھر جماعت نے رفیوجیز کے لئے جو مدد کی پیشکش کی ہے، یہ سب ثابت کرتا ہے کہ جماعت اس شہر کے لئے بہت مفید ہوگی۔ آپ کی ترجمانی کی صلاحیت ہمارے لئے قابل ستائش ہے۔ اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

آپ کی چھوٹی سی جماعت بہت کام کر رہی ہے اور سوسائٹی میں اپنا حصہ ڈال رہی ہے۔

جب یہ مسجد بن جائے گی تو یہ شہر بدل جائے گا اور خدا تعالیٰ کا پیارا گھر اس شہر کی علامت بن جائے گا ۔ یہ سوسائٹی کو اپنے زیر اثر لینے والی اور سوسائٹی کو بدلنے والی مسجد بن جائے گی۔

موصوف نے کہا کہ رفیوجیز کی آمد ہمیں دکھا رہی ہے کہ ان کو سنبھالنے کا سارا کام آسان نہیں ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سب ایک دوسرے سے امن اور پیار سے پیش آئیں اور ایک دوسرے کی عزت کریں۔

آخر پر انہوں نے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا کہ مسجد کی تعمیر جلد مکمل ہو اور سب کام خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔

بعد ازاں شہر Nordhorn کے میئر Thomas Berling نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ: عزت مآب خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ کے ممبران ! یہ میرے لئے بہت عزت کی بات ہے کہ خلیفۃ المسیح جو جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں Nordhorn تشریف لائے ہیں اور میں آپ کے استقبال کی سعادت پا رہا ہوں ۔ مجھے معلوم ہے کہ خلیفۃ المسیح کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں اور اتنا وقت تو نہیں ہے ،اسلئے حضور انور کے لئے Nordhorn کے مختلف مقامات کی تصاویر پر مبنی کتابی شکل میں ایک تحفہ تیار کیا ہے۔ میں یہ تحفہ پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ (چنانچہ میئر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کیا۔)

پھر میئر صاحب نے کہا کہ یہاں کی جماعت نے ہمیشہ سے شہری انتظامیہ سے بہت اچھا تعلق رکھا ہے۔ یہی تعلق ان کا گزشتہ میئر صاحب سے رہا اور اب میرے ساتھ بھی اور تمام شہری انتظامیہ کے ساتھ بہت اچھا تعلق ہے اور تعاون کرنے والی جماعت ہے۔ اس لئے جب جماعت کا مسجد بنانے کا پروگرام بنا تو وہ فوراً میرے پاس آئے اور ہم نے مل کر ایک مناسب جگہ کا انتخاب کیا اور مل جل کر کام کیا

میئر صاحب نے بتایا کہ اس شہر میں مختلف فرمز اور کمپنیز ہالینڈ اور جرمنی کی مختلف جگہوں سے آئی ہیں اور ادھر ان کا گھر بن گیا ہے۔ اس طرح سے ان کی فیملیز بھی ادھر آگئی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف کلچر اور مذاہب کے ماننے والے یہاں موجود ہیں۔ اسی طرح مسلمان بھی آباد ہیں جیسے ترک جماعتیں ہیں اور اسی طرح احمدیہ مسلم جماعت بھی یہاں موجود ہے۔

پھر میئر صاحب نے کہا کہ یہ جو جرمنی میں رفیوجیز آرہے ہیں ان میں سے بہت سے Nordhorn بھی آرہے ہیں ۔ Nordhorn کے شہری تو بہت اچھا نمونہ پیش کررہے ہیں اور پیار اور محبت سے پیش آرہے ہیں جس وجہ سے مجھے اس شہر کا میئر ہونے پر بہت فخر بھی ہے۔ یہاں کے شہریوں میں ڈر اور خوف کم ہے اور معاملات کا زیادہ سے زیادہ حل تلاش کرتے ہیں۔

پھر میئر صاحب نے کہا کہ مجھے اس بات سے نہایت خوشی ہوئی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت نے بھی اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ مجھے ایک خط ملا ہے جس میں جماعت نے خاص طور پر رہائش اور ترجمانی میں خدمات پیش کی ہیں۔ اس بات پر میں جماعت احمدیہ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میئر نے کہا کہ یہ جو جماعت کا ماٹو ہے ’’محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں‘‘ ایک بہت ہی خوبصورت ماٹو ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جماعت اس پر عمل بھی کرتی ہے۔ اب یہ مسجد جو بنے گی ،تو اس مسجد سے بھی سب شہریوں کو جماعت سے رابطے میں رہ کر بھی معلوم ہو جائے گا کہ یہ احمدی پیار اور محبت کرنے والے ہیں اور اس ماٹو کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں۔

آخر پر میئر صاحب نے کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ ہم مسجد کی تعمیر کے مکمل ہونے پر دوبارہ یہاں جلد ملیں گے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

اس کے بعد دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سنگ بنیاد مسجد صادق نارڈہارن جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمانان ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج یہاں کی جماعت اپنی مسجد کی بنیاد رکھ رہی ہے اور یہ مسجد ان بنیادوں پر قائم کی جارہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی بنیادیں قائم کرتے ہوئے دعا اور خواہش کی تھی کہ ایسے لوگ پیدا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں۔ ایسے لوگ پیدا ہوں جو فرمانبردار ہوں اور فرمانبرداری کس کی ؟ خدا تعالیٰ کی ۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جو اپنے فرستادہ کو بھیجا جو مسیح موعود اور مہدی موعود بن کے آئے انہوں نے کہا کہ دو مقاصد ہیں جن کی طرف انسان کو توجہ دینی چاہئے اور ان دو مقاصد کے پورا کرنے کیلئے مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ اور وہ یہ ہیں کہ ایک خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو اور اس کی عبادت کا حق ادا کرو اس کی طرف توجہ کرو۔ دوسرے یہ کہ ہر انسان ہر دوسرے انسان کے حق ادا کرے ۔ گویا کہ دو طرح کے حقوق ہیں ایک اللہ تعالیٰ کا حق ایک بندہ کا حق جو ہر انسان پر فرض ہے کہ ان کی طرف توجہ دے اور ادا کرے۔ اور یہی وہ دو چیزیں ہیں اگر ان کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو دنیا میں محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کی نفرتیں دور ہوتی ہیں ۔ پس ان نفرتوں کو دور کرنے کیلئے مساجد کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ ان نفرتوں کو دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے فرستادوں کو بھیجتا ہے۔ انبیاء کو بھیجتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امیر صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ یہاں دریا بھی ہیں نہریں بھی ہیں اور پانی جو ہے وہ زندگی کی ایک علامت ہے اور زندگی کے لئے ضروری ہے۔ جس طرح یہ مادی پانی یہ ظاہری پانی زندگی کے لئے ضروری ہے اسی طرح ایک پانی خدا تعالیٰ بھی اُتارتا ہے جو روحانی پانی ہوتا ہے اور وہ پانی اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور فرستادوں کے ذریعہ بھیجتا ہے جو دنیا کو روحانی لحاظ سے زندہ کرتے ہیں اور ان کی زندگی کے سامان پیدا کرتے ہیں ۔ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے کہ دنیا کو، انسانوں کو، روحانی پانی کی ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے نیک لوگوں کو بھیجتا ہے جو پھر دنیا کو نیکیوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں ان کو ان کے حقوق کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنا اور بندہ کا حق ادا کرنا اور جب ان کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو پھر ایک محبت اور پیار کی فضا ہر طرف پیدا ہو جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے، تمام جہانوں کا ربّ ہے ۔ تمام مخلوق کا ربّ ہے ۔ تمام انسانوں کا ربّ ہے ۔ ہر انسان چاہے وہ مسلمان ہے عیسائی ہے یہودی ہے یا کسی بھی مذہب کا ہے یا بعض دفعہ ایسے بھی جو کسی بھی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے ان کا بھی ربّ ہے کیونکہ دنیا میں جو چیزیں میسر ہیں جن سے انسان فائدہ اُٹھا سکتا ہے وہ سب ہمارے ایمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اور عطا کردہ ہیں ۔ پس ہر انسان جو اس دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھا رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اس ربوبیت کی وجہ سے ہی فائدہ اُٹھا رہا ہے۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ ہر ایک کا ربّ ہے اس کے ماننے والے اس پر زیادہ سے زیادہ یقین رکھنے والے اور یہ سمجھنے والے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سچائی کے ساتھ ایک فرستادہ کو ایک نبی کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو ہمارا یہ بھی کام ہے کہ ہر ایک کے لئے جو سہولت کے سامان ہوں آسانی کے سامان ہوں خدمت کے سامان ہوں وہ پیدا کریں اور اسی لئے جیسا کہ میئر صاحب نے بھی ذکر کیا کہ جماعت نے پیش کش کی کہ اگر یہاں جو رفیوجیز آرہے ہیں یہاں کسی بھی طرز کے کام کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کی ضرورت ہے تو ہم ہر لحاظ سے اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کے لئے جو بھی پروگرام یہاں کی حکومت اور میئر یا مقامی کونسل بنائے گی اس میں تعاون کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں یہ بتایا گیا کہ یہاں رہنے والے کا اپنا ایک گھر ہے۔ گھر کس لئے بنایا جاتا ہے؟ اس لئے کہ ایک تحفظ اس کو فراہم ہو۔ موسم سے بھی تحفظ فراہم ہو اور ماحول کے جو

کلام الامام

’’جسم پر غالب آنا کوئی شئے نہیں
اصل بات یہ ہے کہ دلوں کو فتح کیا جائے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 497)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

’’یہ خوب یاد رکھو کہ روحانیت
صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 481)

طالب دُعا: طالب دُعا : الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

دوسرے بداثرات ہیں ان سے بھی تحفظ فراہم ہو۔ اگر ماحول صاف بھی ہو تب بھی بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو کسی نہ کسی طرح نقصان پہنچا سکتی ہیں جانور ہیں یا دوسری چیزیں ہیں ان سے انسان کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے انسان ایک تحفظ کے لئے اپنی رہنے کی جگہ بناتا ہے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک گھر میں میاں بیوی اور بچے رہ کر ایک خاندان اکٹھا ہو کر جمع ہو کر اپنے لئے ایک سکون کے سامان پیدا کرتا ہے امن کے سامان پیدا کرتا ہے محبت اور پیار سے رہنے کے سامان پیدا کرتا ہے اور وہ گھر اس بات کی نشانی ہوتی ہے کہ یہاں رہنے والے پیار محبت اور سکون سے رہنے والے ہیں۔ پس اسی طرح جب ہم خدا تعالیٰ کا گھر بناتے ہیں تو وہ بھی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر بنائے ہوئے اس گھر میں ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے جمع ہوں اور اس لئے جمع ہوں کہ امن اور سکون سے ہم نے رہنا ہے۔ آپس میں بھی امن اور سکون سے رہنا ہے۔ اس گھر میں آنے والے وہ لوگ جو خدا کی عبادت کرنے والے ہیں، مسلمان ہیں، مسجد میں آتے ہیں انہوں نے آپس میں بھی سکون سے رہنا ہے اور یہی سکون اور تحفظ دوسروں کو بھی مہیا کرنا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک شہر میں رہنے والے ایک محلہ میں رہنے والے جب گھر بنائیں تو اپنے لئے تو یہ توقع کریں کہ ہمیں اس گھر میں ہر طرح کا تحفظ بھی ملے، سکون بھی ملے آپس میں ہم امن سے بھی رہیں، ہر طرح کی سلامتی کے بھی ہم خواہشمند ہوں لیکن جو ہمارے ہمسائے ہیں، دوسرے لوگ ہیں ان کا ہم سکون بھی برباد کریں ان کو ہر طرح نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔ یہ کسی بھی معاشرہ میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر یہ ہو تو فوراً ہمسائے جو شریف ہمسائے ہیں جمع ہو کر ایسے غلط کام کرنے والوں کو اس گھر سے باہر کریں گے۔ اپنے محلہ سے نکال دیں گے بلکہ اپنے شہر سے نکال دیں گے۔ پس جب جماعت احمدیہ مسجد بناتی ہے تو اس سوچ کے ساتھ کہ ہم نے اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ جس طرح تحفظ ہمیں اپنے لئے چاہئے جس طرح امن اور سکون ہمیں اپنے لئے چاہئے وہی سکون اور امن ہم نے اپنے ماحول کو بھی مہیا کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس یہ مسجد جو انشاء اللہ تعالیٰ بن رہی ہے یہ اس سوچ کے ساتھ بن رہی ہے کہ اکٹھے ہو کر جہاں یہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے عبادت گاہ ہے جمع ہو کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے کی جگہ ہے وہاں یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے والی بھی ہے۔ اپنے ہمسایوں کے حق ادا کرنے والی بھی ہے اور ہمسایوں کے حقوق تو اسلام میں اس قدر ہیں کہ بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہمسایوں کے حقوق کی اس قدر تاکید فرمائی اور قرآن کریم میں بھی اس کی تعلیم ہے اور صحابہؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر تلقین فرمایا کرتے تھے کہ بعض صحابہؓ نے سمجھا کہ شائد ہماری وراثت میں بھی ہمسائے شامل ہو جائیں۔ تو یہ جو ہمسائے کا حق ہے وہ اسلام نے قائم کیا اور یہ حق اسی صورت قائم ہو سکتا ہے جب اپنے ماحول میں آدمی امن اور سکون سے رہے اور امن اور سکون اپنے ہمسایوں کو مہیا کرے۔ پس جماعت احمدیہ کی مسجد اسی سوچ کے ساتھ بنائی جاتی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بنے گی تو اس کی خوبصورتی اور جماعت کے افراد کی خوبصورتی ان کی خدمت کا جذبہ اور ان کا امن اور محبت اور پیار کا پیغام یہاں مزید پہلے سے بڑھ کر پھیلے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میں اس شہر کی خوبصورتی تو آتے ہوئے دیکھ چکا ہوں۔ چھوٹا سا شہر ہے صاف ستھرا خوبصورت اور اسی طرح یہاں کے لوگ بھی خوبصورت ہیں۔ یہاں اس وقت بہت بڑی تعداد میں آپ کی موجودگی اس بات کا اظہار ہے کہ آپ میں بے انتہا وسعتِ حوصلہ ہے۔ آپ نے یہاں باہر سے آنے والے احمدیوں کو جذب کیا ہے۔ اگر انہوں نے آپ کی طرف قدم بڑھایا ہے تو آپ نے ان کی طرف اس سے بڑھ کر قدم بڑھایا ہے۔ اگر آپ نہ چاہتے تو یہ باہر سے آنے والے احمدی جو یہاں آباد ہیں جن میں سے اکثریت پاکستان سے آئی ہوئی ہے یہ کبھی اس شہر میں رہ نہ سکتے۔ پس یہ صرف یہاں آئے ہوئے احمدیوں کے حوصلہ مندی یا برداشت اور اپنے آپ کو اس ماحول میں جذب کرنے کی صلاحیت نہیں ہے بلکہ یہ آپ لوگوں کی حوصلہ مندی اور برداشت ہے جنہوں نے مختلف قوم کے لوگوں کو مختلف مذہب کے لوگوں کو یہاں برداشت کیا ہوا ہے اور اپنے میں جذب کیا ہوا ہے اور نہ صرف جذب کیا بلکہ اس طرح جذب کیا کہ آپ لوگ ایک ہو گئے اور ایک ہو کر اس شہر کی ترقی کے لئے اور اس ملک کی ترقی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ یہ سوچ انشاء اللہ آئندہ بھی جاری رہے گی اور جب مسجد بنے گی تو آپ دیکھیں گے کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ محبتیں پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ایک بات جو میں شروع میں کہنا چاہتا تھا جو نہیں کہہ سکا، میں گزشتہ سفر میں بھی یہاں جرمنی آیا ہوں تو بعض مساجد کے سنگِ بنیاد یا افتتاح کے پروگرام اتفاق سے سفر کے دوران رکھے گئے اور جب انسان سفر میں ہو تو بعض دفعہ پروگرام میں دیر ہو جاتی ہے، upset ہو جاتے ہیں۔ آج بھی میرا خیال تھا ہم بڑے وقت پہ نکلے ہیں اور وقت پہ ہم پہنچ جائیں گے لیکن راستہ میں بارش، slow ٹریفک کی وجہ سے ہم وقت پر پہنچ نہیں سکے اس کے لئے میں معذرت بھی چاہتا ہوں۔ آپ لوگوں کو انتظار کرنا پڑا اور یہ انتظار کرنا اور کم از کم آدھا پونا گھنٹہ، چالیس منٹ پینتالیس منٹ سے زائد انتظار کرنا یہ اس بات کا اظہار ہے کہ آپ میں ایک تو وسعت حوصلہ ہے دوسرے آپ یہاں کے رہنے والے احمدیوں کے جذبات کا پاس کرنے والے ہیں۔ ان کے جذبات کو سمجھتے ہوئے آپ نے یہ سمجھا کہ یہاں بیٹھیں اور اس فنکشن میں شامل ہوں کیونکہ بعض ایسے بھی ہوں گے جن کو کام ہوں گے اور مصروفیات ہوں گی کوئی اور appointment ہوں گی لیکن پھر بھی یہاں اتنا عرصہ بیٹھنا یہ سب کچھ آپ لوگوں کی وسعت حوصلہ کی نشان دہی کرتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ وسعت حوصلہ آئندہ بھی قائم رہے اور جماعت کے ممبران بھی یہاں اپنے آپ کو صحیح طور پر پیش کر سکیں۔ اپنے نمونے پیش کر سکیں۔ اپنی خدمات پہلے سے بڑھ کر پیش کر سکیں اور یہ محبت کا جو دور ہے یہ ہمیشہ چلتا چلا جائے اور جب یہ مسجد بنے تو اس شہر میں مسلمانوں کے بارہ میں بعض لوگوں کے جو تحفظات ہیں وہ دور ہوتے ہوئے نئے سِرے سے اور نئی راہیں کھلیں اور ہر ایک کو پتہ چل جائے کہ حقیقی مسلمان امن پیار اور محبت کے علاوہ کچھ نہیں کرتے۔ اس کے ساتھ ہی میں نیک تمناؤں کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں اور پھر آپ سب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ شکریہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دو بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے گئے جہاں مسجد صادق کا سنگِ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے مسجد کی بنیاد کی اینٹ رکھی۔ پھر بعد ازاں علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی
2۔ میئر Thomas Berling صاحب
3۔ ضلعی ڈپٹی کمشنر Helena Hoon صاحبہ
4۔ عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر
5۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی
6۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال
7۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
8۔ مکرم مستنصر احمد صاحب ریجنل مبلغ سلسلہ
9۔ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی
10۔ مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
11۔ مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی
12۔ مکرم رشید ارشد خان صاحب ایڈیشنل سیکرٹری جائداد برائے منصوبہ سو مساجد
13۔ مکرم اشتیاق احمد صاحب ریجنل امیر و صدر جماعت، Nordhorn
14۔ مکرم خواجہ شبیر احمد صاحب سیکرٹری تربیت، نارڈہارن
15۔ مکرم فصیح الدین عرفان صاحب زعیم انصار اللہ نارڈہارن
16۔ مکرم صالح احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نارڈہارن
17۔ محترمہ مبارکہ عرفان صاحبہ صدر لجنہ اماءِ اللہ نارڈہارن
18۔ مکرم عطاء الحلیم صاحب
19۔ عزیزہ فوزیہ فیصل ملک واقفہ نو
20۔ عزیزم یحییٰ یوسف واقف نو

سنگ بنیاد کی تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں تمام مہمانوں کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

کھانے کے بعد اس تقریب میں شامل ہونے والے میڈیا اور پریس کے نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

درج ذیل میڈیا کے نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

1-TV NDR یہ نارتھ جرمنی کا ٹی وی چینل ہے جسے کئی ملین لوگ دیکھتے ہیں۔
2-EMS TV یہ ایک لوکل ٹی وی چینل ہے۔
3-FFN Radio یہ بھی نارتھ جرمنی کا ریڈیو ہے۔ اس کو بھی ملینز کی تعداد میں لوگ سنتے ہیں۔

سوال و جواب

ٹی وی اور ریڈیو چینل کے نمائندگان نے درج ذیل سوالات پوچھے۔

☆ آپ نے ابھی بتایا تھا کہ آپ Nordhorn شہر سے گزر کر یہاں آئے ہیں۔ آپ کو اس شہر کی کیا چیز سب سے زیادہ پسند آئی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے صاف ستھری سڑکوں خوبصورت گھروں اور ایک خاموش اور پُرسکون علاقہ کا مشاہدہ کیا۔

☆ آپ کو کیسا لگ رہا ہے کہ آپ دوبارہ جرمنی تشریف لائے ہیں اور ایک اور مسجد کا سنگ بنیاد رکھا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری خواہش ہے کہ جہاں بھی ہماری جماعت قائم ہو وہاں پر مسجد بھی موجود ہونی چاہئے۔ جس طرح سے ایک طبعی خواہش ہوتی ہے کہ جہاں بھی انسان رہے وہاں پر اس کا اپنا گھر بھی ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ جہاں بھی کوئی جماعت ہو وہاں پر ان کی مسجد بھی ہو جہاں وہ جمع ہو سکیں اور باجماعت عبادت کر سکیں۔

☆ جماعت Nordhorn کو ان کی مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے آپ کون سی نیک تمنائیں دینا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے اپنی خواہش کا اظہار ابھی کیا ہے کہ جب یہ مسجد تعمیر ہو جائے تو ہماری جماعت کو اپنے اصل اخلاق اور اپنے مذہب کی اصل تصویر کے مظاہرہ میں مزید فعال ہونا چاہئے۔ اور یہ مذہب اسلام ہے جو کہ امن محبت اور ہم آہنگی کا پیکر ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ جب یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی تو امن محبت اور ہم آہنگی کا پیغام اس سے پھیلے گا۔

آج کی اس تقریب میں یک صد سے زائد مہمان شامل ہوئے جن میں

Mr Thomas Berling (میئر Nordhorn)
Helena Hoon صاحبہ ڈپٹی کاؤنٹی کمشنر
Danila صاحبہ میئر Emlichsheim
میئر Neuenhaus
میئر Wietmarschen
Mr Meinhard سابق میئر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”اللہ تعالیٰ نے جب صحت دی ہے تو صحت کا شکرانہ بھی خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے اور یہ حق عبادت سے ادا ہوتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10؍اکتوبر 2015)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

ارشاد حضرت امیر المومنین

”اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو ذریعے اللہ تعالیٰ نے مہیا کئے ہیں، وسائل مہیا کئے ہیں ان کو استعمال کرو لیکن ان کو خدا نہ بناؤ۔ توحید کو مقدم رکھو۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 16 مئی 2014)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبان، قادیان

Mr Friedel Witte سابق میئر اور اس کے علاوہ سٹی کونسل کے نمائندگان، سیاست دان، وکلاء، اساتذہ، پولیس چیف، پادری، ڈاکٹرز، طلباء اور دیگر چیرٹی تنظیموں کے لوگ شامل تھے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آکر شرف ملاقات پاتے رہے۔ حضور انور ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرماتے۔

ایک سابق میئر Friedel witte نے اس بات کا اظہار کیا کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہاں اپنے شہر آنے کی دعوت دی تھی لیکن وہ یہاں آنہ سکے، کوئی موقع نہ بنا۔ اب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں تو میری یہ خواہش پوری ہوگئی ہے کہ خلیفۃ المسیح ہمارے شہر آئیں۔

بعد ازاں تین بج کر چالیس منٹ پر یہاں سے روانہ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ نماز ظہر وعصر کا انتظام اسی ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ساڑھے چار بجے یہاں سے فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے فرنکفرٹ کا فاصلہ 350 کلومیٹر ہے۔ چار گھنٹے کے سفر کے بعد رات ساڑھے آٹھ بجے بیت السبوح فرنکفرٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں بچیوں نے ایک بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا والہانہ انداز میں بڑا پُر جوش استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس مسلسل دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ احباب اور خواتین اپنے ہاتھ ہلا کر اپنے دلی جذبات اور فدائیت کا اظہار کر رہے تھے۔ اہلاً وسہلاً ومرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے لوکل امیر فرنکفرٹ مکرم ادریس احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ محمد اشرف ضیاء صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور احباب جماعت کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج فرنکفرٹ ریجن کی جماعتوں کے علاوہ Bad Homburg، ویزبادن، Hanau، Gross Gerau، Morfelden، Friedberg، ہمبرگ، برلن، کوبلنز، کولن، لمبرگ اور Chemnitz کی جماعتوں اور شہروں سے لوگ اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔

کوبلنز سے آنے والے 135 کلومیٹر، کولن سے آنے والے 175 کلومیٹر، ہمبرگ سے آنے والے 500 کلومیٹر اور برلن سے آنے والے 550 کلومیٹر کا ایک طویل فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں ایک ہزار کے لگ بھگ افراد مرد وخواتین اور بچوں نے نماز مغرب و عشاء ادا کرنے کی سعادت پائی۔ مرد وخواتین کے ہال نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ بڑے لمبے فاصلے طے کر کے لوگ نماز کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔ ان نمازیوں میں ایک تعداد ان لوگوں کی بھی تھی جو گزشتہ تین ماہ میں پاکستان سے جرمنی پہنچی تھی اور ان کی زندگی میں خلیفۃ المسیح کی اقتداء میں ان کی یہ پہلی نماز تھی۔ جہاں یہ اپنی خوش نصیبی پر خوش تھے وہاں ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ اور یہ ان بابرکت لمحات سے فیضیاب ہو رہے تھے اور ان کی برسوں کی تشنگی پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں اور برکتیں ہم سب کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

مہمانان کرام کے تاثرات

مسجد صادق (Nordhorn,Germany) کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب نے گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمان اپنے دلی جذبات اور تاثرات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

☆ اس تقریب میں ایک لوکل ٹی وی چینل کی چند نمائندہ خواتین بھی آئی ہوئی تھیں انہوں نے حضور انور کا انٹرویو بھی لیا۔

انٹرویو کے بعد ایک نمائندہ خاتون Angie صاحبہ کہنے لگیں: ابھی جب میں آپ کے خلیفہ کا انٹرویو لے رہی تھی تو میرے ساتھ ایک عجیب واقعہ ہوا ہے۔ میں اس واقعہ کو اپنے دوستوں کو نہیں بتا سکتی کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ میں پاگل ہو گئی ہوں۔ میں شروع سے ہی روحانیت میں دلچسپی رکھتی ہوں۔ جب آپ کے خلیفہ خطاب فرما رہے تھے تب میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی حضور سے بات کروں۔ میرا پلان نہیں تھا کہ میں انٹرویو لوں لیکن اب یہ شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں ایسا کر سکوں۔

پھر کہنے لگیں کہ میرا یہاں آنا عجیب اتفاقات کے بعد ممکن ہوا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ خدا مجھے یہاں لے آیا ہے اور خلیفہ سے ملایا ہے کیونکہ بظاہر ممکن نہ تھا کہ میں یہاں آتی۔

کہنے لگی کہ آپ کے خلیفہ سے ملاقات میرے بیان سے باہر ہے۔ انکی آنکھوں کی طرف دیکھنا بہت ہی زیادہ عجیب تھا۔ میں نے ان کی آنکھوں میں ایک روشن tunnel دیکھی اور مجھے محسوس ہوا کہ میں خدا تعالیٰ کو محسوس کر رہی ہوں۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ شخص خدا کا خاص بندہ ہے اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

مجھے یوں لگا کہ جیسے میرے حواس جواب دے گئے ہوں اور مجھے اگلے دس دن نیند نہیں آئے گی۔ انٹرویو کے دوران میں اردگرد سب بھول گئی۔ مجھے یہ بھی یاد نہیں رہا کہ میں نے حضور سے کیا کیا سوال کئے۔ بس مجھے صرف یہ یاد ہے کہ حضور کی آنکھیں بول رہی تھیں۔ میں یہ منظر کبھی بھول نہیں سکتی۔ مجھے یوں لگا جیسے میں اس دنیا میں نہیں ہوں۔

کہنے لگیں کہ میں اس وقت بہت مشکلات سے گزر رہی ہوں لیکن یوں محسوس ہو رہا ہے کہ آج حضور سے ملاقات کے بعد سارے مسائل کا حل مل گیا ہے۔ میں نے آج کچھ فیصلے کئے ہیں۔ وہ بار بار کہتی گئیں کہ یہ واقعہ میں کسی کو سُنا نہیں سکتی کیونکہ لوگ سمجھیں گے کہ میں پاگل ہو گئی ہوں۔

☆ مہمانوں میں ایک کیتھولک مذہب کے پیرو Paul Sholand صاحب تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں چرچ جایا کرتا تھا لیکن وہاں مجھے ہمیشہ بے چینی ہوتی۔ پادری ہمیشہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا اور ہمیں گنہگاروں کی طرح حقارت سے دیکھتا۔ لیکن آج بہترین طریقہ سے مجھے خوش آمدید کہا گیا اور آپ کے خلیفہ نے نہ مجھے اور نہ کسی اور کو حقارت سے دیکھا کیونکہ وہ بہت منکسر المزاج ہیں۔ خلیفہ کی شخصیت میں کسی قسم کا بناوٹی پہلو نہیں ہے۔ حضور کی شخصیت کو بہت ہی تسکین بخش محسوس کیا اور بزرگی اور بڑائی پائی اور آپ کو انسانوں کا ہمدرد پایا۔ مزید ان کا کہنا تھا کہ حضور کی آواز کو بہت ہی خوش الحان پایا جس کو سننا دل کو سکون دیتا ہے۔ تمام ماحول کو پیار محبت اور انسانی ہمدردی سے پُر پایا۔ یہی حقیقی رہنماؤں کا طریق کار ہوتا ہے۔ وہ ہر ایک کی عزت کرتے ہیں۔ میں آج کا دن کبھی نہیں بھولوں گا۔

Mrs jutta صاحبہ جو کہ کونسلر ہیں نے بیان کیا کہ: میں خلیفۃ المسیح کا خوبصورت خطاب سن کر جذباتی ہو گئی اور خطاب کے دوران آبدیدہ ہو گئی۔ پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ حضور انور کے خطاب کے دوران احمدی اپنے آنسو روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایسی محبت دیکھ کر میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکی۔ حضور انور کے مقام و مرتبہ کے باوجود آپ اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز نہیں سمجھتے۔ حضور کو بہت بے تکلف، سادہ اور انسانوں کا ہمدرد پایا۔ انہوں نے کہا کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایسی بڑی شخصیت تاخیر سے آنے پر معذرت کرے گی۔ اس بات نے ہمیں حضور کا دوست بنا لیا۔ احمدیوں کی خلیفہ سے محبت سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ حضور امن کے پیامبر ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں امن کی اہمیت، محبت، رحم اور اتفاق پر بہت اچھے طریق پر زور دیا۔ خلیفہ کی آواز نہایت سکون بخش ہے۔ جب خلیفہ کو دیکھتے ہیں تو ایک عجیب اور بے مثال کیفیت ہو جاتی ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کے پیغام سے بہت متاثر ہوئی ہوں اور اس سے اعتماد بھی بڑھا ہے انہوں نے میرے دل کو چھوا ہے۔

☆ سابق میئر صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں ابھی اپنے ساتھیوں کو کہہ رہا تھا کہ اتوار کو چرچ جانے کی ضرورت نہیں جو کچھ ضروری اور اچھا تھا خلیفہ نے کہہ دیا ہے۔

☆ ایک سیاست دان کا کہنا تھا کہ جب حضور ہال میں تشریف لائے تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ایسا اس نے پہلے کبھی اپنی زندگی میں محسوس نہیں کیا۔

☆ نمائندہ شہر ایملیشن ہائن نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہم نے محسوس کیا ہے کہ حضور کو بہت گہری فراست حاصل ہے۔ چونکہ آپ نے سیاست دانوں کے خطابات پر تبصرہ کیا اور شہر کے بارہ میں بھی الفاظ کہے۔ حضور بہت خوشکن اور مہربان شخص ہیں کیونکہ آپ نے تاخیر کی معذرت کی اور مقامی شہریوں سے بڑے پیار سے مخاطب ہوئے۔

☆ ایک جرمن خاتون Eda صاحبہ نے بیان کیا: حقیقت میں یہ بہت اچھی تقریب تھی۔ میں اسلام کے بارہ میں زیادہ نہیں جانتی تھی۔ لیکن آج خلیفۃ المسیح نے بہت اعلیٰ طریقہ سے سمجھایا۔ مجھے ان کی شخصیت بہت اعلیٰ لگی۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ واقعی انسانیت کے ہمدرد ہیں۔ وہ دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھیں۔ خلیفۃ المسیح کے پیغام نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

☆ ایک جرمن دوست Mr G Viers نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا: میں مذہباً کیتھولک ہوں اور آج میں نے ایک اور خوبصورت مذہب یعنی اسلام کے بارہ میں سیکھا ہے۔ خلیفہ کی تقریر سے مجھے اسلام پر زیادہ تحقیق کرنے کا شوق ہوا ہے۔ انہوں نے ہمیں اسلام کی حقیقت کا بتایا۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ اسلام کی بنیادیں محبت، آزادی اور امن پر قائم ہیں۔ مجھے سب سے اچھی بات یہ لگی کہ انہوں نے کہا کہ اسلام ہمسایوں کے حقوق پر بہت زور ڈالتا ہے۔

☆ ایک پولیس افسر Mr Sandfort صاحب بھی اس تقریب میں شامل تھے موصوف نے کہا: خلیفہ کا پیغام امن کا پیغام تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اسلام ایک عمدہ مذہب ہے اور اسے خوش آمدید کہنا چاہئے نہ کہ اس سے خوفزدہ ہونا چاہئے۔ خلیفہ کی یہ بات کہ ہم سب خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں مجھے بہت اچھی لگی۔ یہ بات نہ صرف میرے دل کو لگی بلکہ میرے دل میں گھر کر گئی اور وہیں رہے گی۔

☆ ایک جرمن دوست Mr Reinhold Valken صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح کا پیغام امن کا پیغام تھا۔ میرے لئے آج کا دن بے مثال تھا۔ میں پہلے کبھی اتنی اچھی تقریب میں شامل نہیں ہوا۔ خلیفہ نے رِفیوجیز اور انسانیت کی خدمت کے حوالہ سے جو پیشکش کی وہ دل کو گرما دینے والی ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ جو پیغام دیتے ہیں اس پر خود بھی عمل کرتے ہیں۔

☆ ایک جرمن خاتون Miss Anika Mollman نے بیان کیا: میں مذہبی نہیں ہوں اور نہ میں کسی مذہب پر ایمان رکھتی ہوں۔ بلکہ پہلے مجھے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ دنیا میں ایک خلیفہ ہے۔ لیکن آج جب میں نے اس خلیفہ کو دیکھا اور سنا تو میں نے سوچا کہ یہ لوگوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو۔''

(ملفوظات جلد3، صفحہ 181)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

کے لئے ایک نمونہ ہیں ۔ آج میں اسلام کے بارہ میں بہترین رائے لیکر جارہی ہوں ۔ میں نے سیکھا ہے کہ مسجد صرف عبادت کے لئے نہیں ہے بلکہ لوگوں کی خدمت کے لئے بھی ہے۔ میں نے سیکھا ہے کہ مسجد ہمسایوں کا خیال رکھنے کی جگہ ہے۔ میں نے سیکھا ہے کہ مسجد امن پھیلانے کا مقام ہے۔ اسلام کے بارہ میں تمام سوالات یا خوف جو کسی انسان کو ہو سکتے ہیں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے دور ہو جاتے ہیں۔

☆ ایک نوجوان طالبہ علم لڑکی نیلا نے کہا: میں اسلام کے بارہ میں کچھ نہیں جانتی تھی۔ لیکن میں نے آج اس تقریب کے ماحول اور خلیفۃ المسیح کے خطاب کو بہت مثبت اور دوستانہ پایا۔ سب سے بڑھ کر میں نے یہ سیکھا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔

☆ Andre Musselen صاحب نے بیان کیا: یہ ایک غیر معمولی اور خاص تقریب تھی۔ میں خلیفہ کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے ہمیں حقیقی آزادی کا راستہ دکھایا۔

☆ ایک خاتون Mrs Suzanne Koch صاحبہ نے بیان کیا: میں خلیفہ کا خطاب سن کر حیران رہ گئی۔ سارا خطاب ہی امن اور ہمسایوں کے خیال رکھنے کے بارہ میں تھا۔ اس زمانہ میں اس قسم کے پیغام کی اشد ضرورت ہے کیونکہ لوگ اسلام یا رفیوجیز سے ڈرتے ہیں۔ جبکہ خلیفۃ المسیح نے ہمارے اس خوف کو ختم کیا۔ اکثر لوگ خود غرض ہوتے ہیں لیکن حضور انور نے کہا کہ بے نفس ہو جائیں اور دوسروں کا خیال رکھیں۔

☆ ایک مہمان جرنلسٹ نے بیان کیا کہ: میرا ارادہ تھا کہ اس تقریب کے بعد میں خلیفۃ المسیح کا انٹرویو کروں گا لیکن خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر کسی قسم کے انٹرویو کی ضرورت نہ رہی کیونکہ انسان کے ذہن میں اسلام کے بارہ میں جو بھی ممکنہ خوف یا سوالات آسکتے تھے ان سب کا جواب خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں دے دیا۔

☆ ایک خاتون Mrs Monika Wasserman صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کی یہ تقریب بہت شاندار تھی۔ خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا وہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ میں مذہباً کیتھولک ہوں لیکن آج مجھے پتہ چلا ہے کہ ہمارے درمیان بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے آج ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے مابین مشترک چیزیں زیادہ ہیں۔ خلیفۃ المسیح کی باتوں نے میرے دل پر اثر ڈالا ہے۔ آج میں نے پہلی مرتبہ اسلام کی حقیقت کو سمجھا ہے۔

☆ دو لوکل اخبارات Almere Deze Week اور Almere Dichtbij نے آج مورخہ 14/اکتوبر 2015ء کی اشاعت میں لکھا۔

مسجد Poort کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے

☆ المیرے port میں officialy مسجد بیت العافیت کا سنگ بنیاد بروز بدھ رکھا گیا ہے۔ اس دوران اس پیغام پر زور دیا گیا کہ یہ مسجد کبھی بھی تفرقہ بازی اور دہشت گردی کا سبب نہیں بنے گی۔

☆ حضرت مرزا مسرور احمد احمدیہ مسلم جماعت کے خلیفہ ہیں اور سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے موجود تھے۔ اس کے علاوہ بہت سے افراد جماعت موجود تھے۔ Deputy Mayor Frits Huis پولیس کے نمائندہ، سکھ کمیونٹی کے نمائندہ اور یہودی کمیونٹی کے نمائندہ بھی موجود تھے۔

☆ حضرت مرزا مسرور احمد نے مقامی لوگوں کو بتایا کہ بیت العافیت کا مطلب ہے حفاظت اور تحفظ کا گھر۔ یہ مسجد کبھی بھی تفرقہ بازی اور دہشت گردی کا سبب نہیں بنے گی بلکہ خلیفہ نے کہا کہ یہ مسجد ہر ایک کے لئے کھلی رہے گی۔ نیز یہاں کے جماعت کے افراد المیرے کی ہر قسم کی مدد کرنے کو تیار رہیں گے۔

☆ Deputy Mayor نے خلیفہ کے علم و حکمت کو سراہا اور بتایا کہ المیرے ہر قسم کے لوگوں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے رکھی ۔ انہوں نے مسیحیت کا دعویٰ کیا تھا جس کی پیشگوئی نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کی تھی ۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا بنیادی کام اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنا تھا۔ یہ جماعت اس وقت دنیا کی سب سے بڑی مسلم تنظیم ہے اور دنیا بھر میں اپنے امن کے پیغام کی وجہ سے جانی جاتی ہے۔

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح وشادی

۞ خاکسار کے بیٹے مکرم عبد الحمید شہزاد صاحب وقف نو قادیان ولد محترم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب مرحوم کا نکاح مکرمہ نعیمہ عارف صاحبہ بنت محترم عارف احمد قریشی صاحب آف حیدر آباد، تلنگانہ کے ساتھ ایک لاکھ پچیس ہزار روپئے حق مہر پر مورخہ 18/ستمبر 2015 کو مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے پڑھا۔ مورخہ 15/اکتوبر 2015 کو تقریب شادی ملک پیٹ حیدر آباد میں منعقد ہوئی۔ مکرم عبد الحمید شہزاد صاحب محترم حکیم عبد الصمد صاحب مرحوم آف حیدر آباد کا پوتا اور محترم محمود احمد عارف صاحب درویش مرحوم کا نواسہ ہے۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(بشریٰ سمیع، قادیان)

۞ خاکسار کے بیٹے مکرم مشہود احمد صاحب کا نکاح مکرمہ طاہرہ طاہر صاحبہ وقف نو بنت مکرم طاہر احمد عارف صاحب صدر جماعت احمدیہ پونا مہاراشٹر کے ساتھ دو لاکھ روپئے حق مہر پر مورخہ 2/نومبر 2015 کو مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے پڑھا۔ اسی روز بعد نماز عشاء تقریب شادی منعقد ہوئی۔ عزیزم مشہود احمد صاحب محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش مرحوم کا پوتا ہے اور محترم محمود احمد عارف صاحب درویش مرحوم کا نواسہ ہے، عزیزہ طاہرہ طاہر صاحبہ محترم محمود احمد عارف صاحب مرحوم درویش کی پوتی اور محترم مولانا عبد الحق فضل صاحب درویش مرحوم کی نواسی ہے۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (نصیر احمد، قادیان)

اعلان نکاح

۞ خاکسار کے بیٹے مکرم عدنان احمد عارف صاحب وقف نو کا نکاح مکرمہ تہمینہ شاکر صاحبہ بنت مکرم ضیاء الحسن شاکر صاحب آف لندن کے ساتھ دس ہزار برٹش پاؤنڈ حق مہر پر مورخہ 29/ستمبر 2015 کو مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے پڑھا۔ عزیزم عدنان احمد عارف محترم محمود احمد عارف صاحب درویش مرحوم کا پوتا اور محترم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(نصیر احمد عارف خادم سلسلہ، قادیان)

کلام الامام

”خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی
محتاج نہیں ہوتا اس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے ۔“

(ملفوظات جلد 3، صفحہ 263)

طالبِ دُعا: طالب دُعا : سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطاب محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
وقت: روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

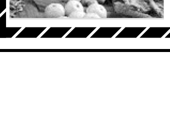

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445

یہ جو لوگوں کے تاثرات ہوتے ہیں یہ ہمیں یہ یاد کرانے کے لئے بھی ہیں کہ ہمیں ہمیشہ اپنا رویّہ ایسا رکھنا چاہئے کہ سلجھے ہوئے دکھائی بھی دیں یہ صرف عارضی موقعوں پہ نہیں بلکہ اپنے یہ رویّے ہمیشہ مستقل بنائیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23 اکتوبر 2015ء بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے بعض جماعتوں کے غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ مل کر بنائے جانے والے پروگراموں کے متعلق کس فکر کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ فکر ہوتی ہے کہ بعض جماعتیں بعض پروگرام بنانے میں تجربہ نہیں رکھتیں اور ایسے پروگرام بنالیتی ہیں جو جماعت کے اپنے پروگرام نہیں ہوتے بلکہ غیروں کے ساتھ پروگرام ہوتے ہیں اور جو غیروں کے ساتھ پروگرام ہوں ان کو ظاہر ہے پہلے ان ذرائع کے ذریعہ سے جو غیروں کے ہیں مشتہر بھی کرنا پڑتا ہے اور اس وجہ سے یہ فکر بھی ہوتی ہے کہ جماعت مخالف بعض شرارتی عنصر پروگرام میں کوئی بدمزگی پیدا نہ کریں۔ پھر یہ بھی کہ اگر کسی لحاظ سے بھی پروگرام کم معیار کا ہو تو شماتتِ اعداء کا باعث نہ بن جائے۔ بہرحال بہت سی فکریں پیدا ہوتی ہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتا ہے۔

سوال ہالینڈ کی پارلیمنٹ ہاؤس میں فنکشن کے انعقاد کے سامان کس طرح ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نن سپیٹ کا علاقہ جہاں ہمارا سینٹر ہے وہاں کے ایک ممبر پارلیمنٹ جن سے دو تین سال پہلے جماعت کا تعارف ہوا تھا اور وہ مجھے بھی ہالینڈ کے ایک جلسے میں مل چکے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے ہالینڈ کی پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک فنکشن کروانے کا اللہ تعالیٰ نے سامان کر دیا۔ یہ جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں ان دنوں میں ہالینڈ کی پارلیمنٹ کی جو فارن افیئرز کی کمیٹی ہے اس کے قائمقام چیئرمین بھی تھے یا اب بھی ہیں بہرحال ان کے ذریعہ سے فارن افیئرز کمیٹی نے پارلیمنٹ ہاؤس کے ایک ہال میں ایک پروگرام کا انتظام کیا اور مجھے امیر صاحب نے لکھا کہ اس طرح انتظام ہو رہا ہے اور آپ وہاں آئیں۔ چنانچہ مَیں گیا۔ میرا خیال تھا کہ چند ایک لوگ ہوں گے۔ جماعت کا اتنا تعارف ملک میں نہیں ہے، لوگ نہیں آئیں گے۔ پھر جماعت کو بھی اس قسم کے کام کرنے کا تجربہ نہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہالینڈ جماعت کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر دیکھا جائے تو میرے خیال میں ان کا کافی اچھا فنکشن ہو گیا۔

سوال اس تقریب میں کتنے سرکردہ افراد شامل ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس تقریب میں 89 سرکردہ افراد شامل ہوئے جن میں ڈچ پارلیمنٹ کے ممبران کے علاوہ سپین، آئرلینڈ، سویڈن، کروشیا، مونٹی نیگرو، البانیا، فرانس، سوئٹزرلینڈ، بیلجیم، جرمنی، انڈیا، فلپائن، ڈنمارک اور سائپرس سے تعلق رکھنے والے ممبران پارلیمنٹ، ایمبیسیڈرز اور بعض دوسرے سرکاری حکام اور نمائندگان شامل تھے۔

سوال ہالینڈ کے سابق وزیر دفاع نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بہت سے معزز مہمانوں نے اس پروگرام کو سراہتے ہوئے اسلام کی حقیقی تعلیم کا چہرہ دکھانے پر شکریہ ادا کیا۔ ہالینڈ کے سابق وزیر دفاع بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ فنکشن کے بعد بھی وہ میرے ساتھ بڑی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے پیغام سے اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھنے کا موقع ملا ہے اور مجھے کہا کہ اب یہ خواہش ہے کہ آپ بار بار ہالینڈ آئیں تا کہ لوگوں کے دل سے اسلام کا ڈر نکل جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ پارلیمانی کمیٹی کے سوالات پر آپ کے جوابات کسی بھی مناسب سوچ رکھنے والے شخص کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی تھے۔

سوال سپین کے ممبر آف پارلیمنٹ نے کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سپین کے ممبر آف پارلیمنٹ کہتے ہیں کہ انسانیت کے لئے امن، آزادی اور خدا تعالیٰ جو تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا ہے اس سے محبت کا پرکشش پیغام سن کر خوشی ہوئی۔ ایک ایسی دنیا کے لئے جہاں جنگوں اور مذہب کے نام پر کئے جانے والے مظالم میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس قسم کے امن کے پیغام پر ہم کو مشکور ہونا چاہئے۔ آج پہلے سے بڑھ کر ان سب لوگوں کو جو امن چاہتے ہیں اور مذہب پر عمل کرتے ہیں انہیں متحد ہونا چاہئے۔ ہمیں ان باتوں پر توجہ دینی چاہئے جو ہمارے درمیان یکساں ہیں بجائے اس کے کہ ہم اپنے درمیان پائے جانے والے تضادات پر زور دیں۔

سوال سویڈن کے ممبر آف پارلیمنٹ نے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سویڈن سے آنے والے ممبر آف پارلیمنٹ کہتے ہیں کہ خطاب بڑا اچھا تھا۔ اثر کرنے والا تھا اور مذہبی لیڈر ہونے کی حیثیت سے آپ نے دنیا کے صاحب اختیار لوگوں کو جھنجھوڑا ہے۔ خطاب میں ایک سچائی تھی۔ کوئی مصلحت نہیں تھی۔ امن، انصاف، برداشت، انسانیت، محبت اور بھائی چارے سے متعلق امام جماعت نے بڑے آسان فہم الفاظ میں توجہ دلائی ہے اور دنیا کو ایک پیغام دیا ہے۔

سوال کروشیا کی برسر اقتدار پارٹی کے ممبر آف پارلیمنٹ نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کروشیا سے ان کی برسر اقتدار پارٹی کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ امام جماعت نے اسلامی تعلیمات کو بڑے ہی واضح اور مؤثر رنگ میں بیان کیا۔ دنیا میں امن کے قیام کے لئے اسلامی تعلیمات بہت مؤثر ہیں۔ اگر تمام مسلمان ان تعلیمات پر صدق دل سے عمل کریں تو دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ پھر کہتے ہیں ہتھیاروں پر پابندی اور فنڈنگ روکنے پر جو مؤقف دیا وہ بہت ہی حقیقت پسندانہ تھا۔ واقعی اگر دنیا کے طاقتور ممالک ان نکات پر سنجیدگی اور دیانتداری سے عمل کریں تو دنیا امن کی جانب لوٹ سکتی ہے۔

سوال ہالینڈ کی مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالے سے حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہالینڈ میں جماعت ہالینڈ کی دوسری مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی بھی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعمیر بھی جلد مکمل کروائے۔ 60 سال کے بعد وہاں جماعت باقاعدہ مسجد بنا رہی ہے۔ سینٹر تو ہیں، ایک دو سینٹر لئے تھے مگر باقاعدہ مسجد نہیں تھی اور یہ وقت کی بڑی ضرورت تھی کہ مسجد ہوتی۔ سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل مہمانوں کی مجموعی تعداد 102 تھی۔ ان مہمانوں میں المیرے شہر جہاں یہ مسجد بن رہی ہے وہاں کے میئر، ججز، وکلاء، ڈاکٹرز، آرکیٹکٹس، مذہبی لیڈر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔ اس کے علاوہ البانیا، مونٹی نیگرو، کروشیا، سویڈن، سپین اور سوئٹزرلینڈ کے جو مہمان ایک دن پہلے فنکشن پہ آئے ہوئے تھے وہ بھی شامل ہو گئے۔

سوال Nordhorn میں مسجد کے سنگ بنیاد کے موقعہ پر وہاں کے ایک سابق میئر نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نورڈہارن (Nordhorn) میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ پھر وہاں ایک ٹی وی چینل نے انٹرویو بھی لیا۔ اس کی خبر بھی دی۔ ایک سابق میئر بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ فنکشن کے بعد وہ کہنے لگے کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا ہے کہ اس اتوار کو تمہیں چرچ جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جو کچھ ہمارے لئے ضروری تھا وہ ان کے خلیفہ نے کہہ دیا ہے۔

سوال مہمانوں کے تاثرات کے حوالے سے حضور انور نے احمدی احباب کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب ایک خاتون نے اپنے تاثرات میں کہا تھا کہ آپ کا جو نظام ہے اس میں ہر انسان سلجھا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اس ضمن میں حضور انور نے فرمایا: اب یہ جو لوگوں کے تاثرات ہوتے ہیں یہ ہمیں یہ یاد کرانے کے لئے بھی ہیں کہ ہمیں ہمیشہ اپنا رویّہ ایسا رکھنا چاہئے کہ سلجھے ہوئے دکھائی بھی دیں۔ یہ صرف عارضی موقعوں پہ نہیں بلکہ اپنے یہ رویّے ہمیشہ مستقل بنائیں۔ کہتی ہیں کہ مجھے بڑے دکھ سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم جرمن اس سے عاری ہو چکے ہیں جو اخلاق سکھائے جاتے ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں جو اخلاقی قدریں گھر میں اپنے بچوں کو سکھانا چاہتی ہوں انہی قدروں کے خلاف سکول میں تعلیم دی جا رہی ہے لیکن مجھے تو یہاں انسان کی حقیقی عزت دکھائی گئی ہے۔

سوال پردے کے متعلق ایک عورت کے خدشات کس طرح دور ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسی طرح ایک میاں بیوی وہاں بیٹھے ہوئے تھے وہاں ایک احمدی سے پردے سے متعلق بحث شروع ہو گئی۔ انہوں نے پوچھا کہ عورتیں کیوں نہیں ہیں، صرف مرد کیوں نظر آ رہے ہیں۔ عورتوں کے لئے علیحدہ مارکی کیوں ہے۔ جب انہوں نے میرا خطاب سن لیا اور پھر انہیں پردے کی روح بھی بتائی گئی کہ کیا وجہ ہے تو پھر کہنے لگیں کہ مغرب میں عورت کی آزادی صرف سطحی طور پر ہے اور یہ صحیح آزادی نہیں۔ کہتی ہیں کہ اب آپ نے پردے کا جو concept مجھے سمجھایا ہے تو اب مجھے سمجھ میں آیا ہے کہ اسی میں عورت کی شان ہے۔ پس غیروں کو اسلامی تعلیم کی سمجھ آ رہی ہے۔ اس لئے ہماری عورتوں میں بھی بعض دفعہ پردے کے بارے میں جو complex ہو جاتا ہے وہ نہیں ہونا چاہئے اور ان کا اعتماد بڑھنا چاہئے نہ کہ کسی قسم کی جھینپ یا بناوٹ ہو۔

سوال جامعہ احمدیہ جرمنی کی پہلی کلاس کے متعلق حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جامعہ احمدیہ جرمنی کی پہلی کلاس بھی سات سال پورے کر کے اپنا کورس مکمل کر کے اس دفعہ پاس ہوئی ہے۔ وہاں 16 مربیان، مبلغین تیار ہوئے ہیں اور ان کا سالانہ کانووکیشن بھی تھا۔ اصل مقصد جرمنی جانے کا تو یہی تھا۔ وہاں یہ جامعہ 2008ء میں بیت السبوح کی چھوٹی سی بلڈنگ میں چند کمروں میں شروع ہوا تھا۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے جامعہ کی باقاعدہ عمارت تعمیر کی ہے جس میں ساری سہولیات ہیں۔ کلاس رومز، ہالز، لائبریری، ہاسٹل وغیرہ سارا کچھ ہے اور اچھی خوبصورت بلڈنگز ہیں تو وہاں کانووکیشن تھی، ان کا فنکشن تھا۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا رہا۔ اللہ تعالیٰ ان فارغ ہونے والے مربیان کو صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق بھی عطا فرمائے اور وفا کے ساتھ اپنے وقف کو نبھانے کی توفیق بھی دے۔

......☆......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

وَسِّعْ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob. +91- 7738340717, 9819780273

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 نومبر 2015 بروز ہفتہ کو صبح 10:30 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم عبد الباسط راجپوت صاحب (ابن مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم آنریری مربی سلسلہ، مانچسٹر، یوکے)

10 نومبر 2015 کو بعارضہ کینسر 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1962ء میں پاکستان سے یوکے شفٹ ہوئے تو سالہا سال تک مقامی جماعت میں جنرل سیکرٹری کے علاوہ کئی حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ علاوہ ازیں مانچسٹر نارتھ جماعت کے صدر، ناظم انصار اللہ اور مجلس انصار اللہ کے رکن خصوصی بھی رہے۔ جماعت سینٹر کے قیام سے قبل ان کے گھر پر ہی نماز باجماعت کا انتظام ہوا کرتا تھا۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، مالی قربانی میں پیش پیش، اطاعت کا مثالی نمونہ دکھانے والے اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری محبت، عقیدت اور اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی مرحوم مبلغ سلسلہ کے بھتیجے تھے۔

(2) مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب (ابن مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم، سابق کارکن بک شاپ مسجد فضل لندن)

9 نومبر 2015 کو بعارضہ کینسر 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو قریباً پانچ سال مسجد فضل لندن کی بک شاپ میں کارکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ نماز باجماعت کے پابند، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، خلافت کے اطاعت گزار، خدمت دین کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ تادم آخر اپنی ضعیف والدہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ نے اپنا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب بھلی مربی سلسلہ آجکل نظارت اصلاح و ارشاد رشتہ ناطہ ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ صغیرہ بی بی صاحبہ

(اہلیہ مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش مرحوم، قادیان)

26 اکتوبر 2015 کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 1954 میں آپ کی شادی مکرم فتح محمد صاحب گجراتی مرحوم کے ساتھ ہوئی جنہیں 313 درویشوں میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے دور درویشی اپنے خاوند کے ساتھ صبر و شکر اور ہمت کے ساتھ گزارا اور باوجود بہت تنگی کے اپنے بچوں کی دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کیلئے اہم کردار ادا کیا۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی دو بیٹیاں نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں بطور ٹیچر خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

(2) مکرمہ عزیزہ محمود صاحبہ

(اہلیہ مکرم حکیم محمود احمد صاحب مرحوم، یوکے)

3 اکتوبر 2015 کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت نظام الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں، جو نیروبی مشرقی افریقہ جانے والے پہلے مبلغ سلسلہ تھے اور حکیم سراج الدین صاحب مرحوم آف بھاٹی گیٹ لاہور کی بہو تھیں۔ آپ عبادت گزار، ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والی، صلہ رحمی کرنے والی، غریب پرور اور مخلص نیک خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم ابو سلطانوف سعید امین صاحب

(چیچنیا، حال فرانس)

26 اکتوبر 2015 کو 41 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ چیچنیا کے اولین احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کو جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت اور یہاں کے روحانی ماحول سے متاثر ہونے کی وجہ سے قبول احمدیت کی سعادت ملی۔ نمازوں کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، دعوت الی اللہ کا شوق رکھنے والے، ہر ایک کے ہمدرد، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی، اطاعت اور اخلاص و محبت کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کی نیک تربیت کیلئے کوشاں رہتے تھے۔ آپ باقاعدگی سے حضور انور کا خطبہ جمعہ رشین زبان میں سنتے تھے۔ آپ کو بہت فکر رہتی تھی کہ چیچن قوم جلد احمدیت قبول کرے۔ مربیان سلسلہ کے ساتھ مل کر تبلیغی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جو سب خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔

(4) مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب

(ابن مکرم ڈاکٹر عبد الغنی صاحب، جناح ٹاؤن، سیالکوٹ)

29/28 اکتوبر 2015 کی درمیانی رات 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، جماعتی خدمت میں پیش پیش نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ حضور کے خطبات باقاعدگی سے سنتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ رسول بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد وڑائچ صاحب مرحوم)

گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، غریب پرور، صلہ رحمی کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ نہایت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ خطبات جمعہ بڑی باقاعدگی اور توجہ سے سنا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نعیم احمد خرم صاحب ہالینڈ میں مبلغ انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم ایدی بخاری صاحب

(واقف زندگی، عوامی جمہوریہ کونگو)

31 اکتوبر 2015 کو 53 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ عوامی جمہوریہ کونگو کے سب سے پہلے لوکل مبلغ اور دیرینہ خادم سلسلہ تھے۔ آپ 1962 میں ایک عیسائی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ دوران تعلیم اسلام قبول کیا اور پھر اسلامی تعلیم حاصل کرنے کیلئے تنزانیہ چلے گئے جہاں ایک دن احمدیہ بک سٹال سے جماعت کا تعارف ہوا اور آپ نے بیعت کر لی۔ 1987 میں آپ نے موروگورو تنزانیہ میں جامعۃ المبشرین میں داخلہ لیا اور 1990 میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد کونگو واپس چلے گئے اور کنشاسا میں مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ علاوہ ازیں روانڈا اور یوگینڈا میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران ایک دفعہ آپ شدید بیمار بھی ہو گئے لیکن حضور انور کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر شفایاب ہوئے۔ اس بیماری کا آپ کی ٹانگ پر بھی اثر ہوا مگر اس معذوری کو کبھی آپ نے خدمت دین کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا۔ مشکل حالات میں بھی ہمیشہ صبر و شکر کا ہی اظہار کیا۔ بہت پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ سواحیلی زبان پر عبور حاصل تھا۔ بہت اچھے مقرر تھے۔ نہایت ہنس مکھ، خلافت کے عاشق اور جماعت کا درد رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ اپنے بچوں کو بھی نظام جماعت سے وابستہ رکھا نیز ایک بیٹے کو وقف بھی کیا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 11 بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرم محمد شریف چیمہ صاحب (ابن مکرم محمد حسین چیمہ صاحب مرحوم، دار الصدر شمالی ربوہ)

یکم نومبر 2015 کو 96 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، دعا گو، سادہ مزاج، درویش صفت نیک اور مخلص انسان تھے۔ ہمیشہ اپنی اولاد کی نیک تربیت کیلئے کوشاں رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(8) مکرمہ مسرت سلطان صاحبہ

(اہلیہ مکرم سلطان احمد کھوکھر صاحب، ربوہ)

16 ستمبر 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حاجی رحمت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سابق امیر جماعت راہوالی ضلع جالندھر کی پڑپوتی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، غریب پرور اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرم محمد اشرف کھوکھر صاحب (ابن مکرم محمد شفیع صاحب ٹھیکیدار آف تلونڈی کھجوراں والی ضلع گوجرانوالہ)

26 ستمبر 2015 کو طویل علالت کے بعد حرکت قلب بند ہونے سے 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت خوش مزاج، بڑے باہمت، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہری محبت، اخلاص اور عقیدت کا تعلق تھا۔ جماعتی پروگراموں اور جلسوں میں باقاعدگی سے شمولیت کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم قیصر محمود طاہر صاحب ہیٹی میں مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(10) مکرمہ عطیہ حکیم تنولی صاحبہ (ھیوسٹن، امریکہ)

5 نومبر 2015 کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنی بیماری کا تمام عرصہ نہایت ہمت، حوصلہ اور صبر سے گزارا۔ پاکستان قیام کے دوران شدید جماعتی مخالفت کے حالات کا بڑی بہادری سے ڈٹ کر مقابلہ کرتی رہیں۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا بزرگ خاتون تھیں۔

(11) عزیزم فائز احمد کاہلوں صاحب

(وقف نو، ابن مکرم صدیق احمد صاحب کاہلوں، جرمنی)

7 اکتوبر 2015 کو 23 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پیدائشی طور پر خون کی ایک بیماری میں مبتلا تھے۔ لیکن اس کے باوجود جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور اپنی بیماری کو کبھی جماعتی خدمت میں روک نہیں بننے دیا۔ آپ کو اپنی مجلس میں ناظم تبلیغ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، صدقہ و خیرات کرنے والے، باقاعدگی سے چندہ جات کی ادائیگی کرنے والے نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ خلافت سے گہری محبت اور اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7680: میں طاہرہ غلام زوجہ مکرم ایس. غلام احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 2004 ساکن تیکم توڑی ، پیتاپورم ڈاکخانہ کاواشیری ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 رجولائی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 12 گرام، بالی 4 گرام (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایس غلام احمد الامۃ: طاہرہ غلام گواہ: ابراہیم کٹی

مسل نمبر 7681: میں ادریس احمد بھٹی ولد مکرم شفیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری رلیوٹ، منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شفیق احمد العبد: ادریس احمد بھٹی گواہ: نثار احمد اختر

مسل نمبر 7682: میں بشیر احمد ولد مکرم محمود علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن وانی نگر سعید آباد مکان نمبر 17-1-387/27/1 ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 رستمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رٹائرمنٹ کے بعد PF کی رقم مبلغ 15 لاکھ روپئے ملے تھے جس سے خاکسار نے 22 گز زمین خریدی ہے جس پر خاکسار کے لڑکے نے گھر تعمیر کیا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: رشید احمد العبد: بشیر احمد آر ٹی سی گواہ: سہیل احمد

مسل نمبر 7683: میں شاکرہ بیگم زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 رستمبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/2500 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: ایک عدد لچھا 8 گرام، ایک عدد انگوٹھی 2 گرام (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر احمد الامۃ: شاکرہ بیگم گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7684: میں غلام علیم الدین ولد مکرم غلام ناظم الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 رستمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر احمد العبد: غلام علیم الدین گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7685: میں نجم النسا بیگم زوجہ مکرم غلام علیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 16-1-486/1، سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 رستمبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/21,000 روپئے، زیور طلائی: ایک عدد ہار 29 گرام، نیکلس مع بالیاں 16 گرام، ایک عدد چین 14 گرام، بالیاں ایک جوڑی 6 گرام، بالیاں ایک جوڑی 3 گرام، انگوٹھیاں چار عدد 10 گرام، ایک عدد ہاتھ کا لچھا 9 گرام (22 کیریٹ)۔ زیور نقرئی: پازیب 50 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: غلام علیم الدین الامۃ: نجم النسا بیگم گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 7686: میں فواد احمد ولد مکرم طاہر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 رنومبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار -/1400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: شاکرہ خورشید العبد: فواد احمد گواہ: طاہر احمد

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

مَیں نے سنی کہ مختلف زلزلوں میں سونامی کے دنوں میں جماعت احمدیہ نے مدد کی ہے۔ اب میں آج کے بعد اپنے سکول کے بچوں کو کہہ سکتا ہوں کہ یہ لوگ خطرناک نہیں۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے بہت آسان طریق سے اسلام کے بارے میں بیان کیا۔ ان کی باتیں بہت جلد سمجھ آنے والی تھیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت سارے معزّزین کے ایمان فروز تأثرات بیان فرمائے۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعہ بھی مسجد کے افتتاح کا کافی چرچا ہوا اور وسیع پیمانے پر جاپانیوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ میڈیا کے میرے چار انٹرویوز ہوئے تین تو یہیں مسجد کے لئے اور ایک ٹوکیو میں۔ حضور انور نے فرمایا: مسجد کے افتتاح کے موقع پر پانچ ٹی وی چینلز اور مختلف اخبارات کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا اخبارات کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اشاعت ہوئی۔

فرمایا: بہرحال ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے اور اخبارات کے ذریعہ سے اور انٹرنیٹ اور ویب سائٹس کے ذریعہ سے مجموعی طور پر تقریباً اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر جو خبریں شائع ہوئی ہیں اُن سے پانچ کروڑ بیس لاکھ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں جو مسجد کے ذریعہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی وجہ سے ہمیں نظر آئے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو ناگویہ میں مسجد کے افتتاح کا قصہ تھا ٹوکیو میں بھی ایک فنکشن تھا۔ ریسپشن تھی، جس میں 63 جاپانی مہمان شامل ہوئے جس میں ایک بدھسٹ فرقہ کے چیف پریسٹ تھے۔ نی ہون یونیورسٹی کے چانسلر تھے۔ معروف شاعر بزنس ایڈوائزر مسٹر مارٹن تھے۔ جاپان کے دوسرے بڑے اخبار اسائی کے چیف رپورٹر تھے۔ اسی طرح زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

☆ ڈی ہون یونیورسٹی کے چانسلر کہتے ہیں کہ میں سوچتا رہا کہ آپ ہمیں کیا بتائیں گے لیکن بیس منٹ کے اندر آپ نے گزشتہ تاریخ اور آئندہ آنے والے حالات کو جامع رنگ میں سمو دیا ہے۔ آپ نے حقائق اور حوالوں سے بات کی۔ جنگ کے نقصانات سے آگاہ کیا اور آئندہ جنگوں سے بچنے سے متنبہ کیا۔ انتہائی مختصر وقت میں اسلام کی تعلیم بھی بتادی۔ میرے خطاب کے بارے میں کہتے ہیں یہ سارا خطاب انگریزی اور جاپانی زبان میں پورے جاپان میں پھیلانا چاہیئے۔

☆ ایک دوست جو بزنس ایڈوائزر ہیں اور شاعر بھی ہیں، انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی، امن اور محبت کے بارے میں، یہ مجھے ملے بھی تھے، یہ کہنے لگے کہ جو کچھ میں نے کتاب میں لکھا تھا، آج آپ نے اس پر مہر لگا دی ہے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع کے بھی، بہت سارے معزّزین کے تأثرات بیان فرمائے پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کے افتتاح اور دَورے کے جیسا کہ میں نے مختصراً بیان کیا ہے، بڑے مثبت نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جاپان کی جماعت کو بھی توفیق دے کہ جو وسیع تعارف ہوا ہے، مسجد کی وجہ سے، اس کو مزید پھیلاتے چلے جائیں اور جاپانیوں کو جو جماعت احمدیہ سے توقعات ہیں ان پر پورا اترنے کی وہ کوشش بھی کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش کے مطابق وہاں احمدیت کا پیغام بھی جلد سے جلد پھیلانے کی کوشش کریں۔

فرمایا: مولویوں کے کینوں اور بغض کا اظہار تو پاکستان میں وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ جماعت کی ترقی دیکھ کر ان کی حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے۔ گزشتہ دنوں ایک ظالمانہ اور بڑا بہیمانہ اظہار ان مولویوں کی طرف سے اور شدت پسندوں کی طرف سے پاکستان میں جہلم میں ہوا جہاں احمدی کی چپ بورڈ فیکٹری کو آگ لگا دی گئی اور کوشش ان کی یہ تھی کہ جو احمدی ورکر ہیں اور مالکان ہیں ان کو بھی اندر زندہ جلا یا جائے لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس میں یہ کامیاب نہیں ہو سکے لیکن بہرحال مالی نقصان تو ہوا۔ 74ء میں بھی ان لوگوں نے آگیں لگائیں اور احمدیوں کو ابتلاء میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن آگیں لگانے والوں کی، احمدیوں کو ابتلاء میں ڈالنے والوں کی کوئی بھی خواہش پوری نہیں ہوسکی۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے دلوں کی حسرتیں رہ گئیں۔ احمدیوں کو کشکول پکڑانے کی کوشش کرنے والوں کو ہم نے بھیک مانگتے دیکھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا سلوک جماعت سے ہوتا ہے۔ پس یہ ابتلاء ہمارے ایمانوں کو ہلانے والے نہیں بلکہ مضبوط کرنے والے ہیں۔

یہ فیکٹری جو تھی چپ بورڈ فیکٹری یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بیٹے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی تھی اور ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد اس کی مالک تھی۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح ایسے نقصانات پر ایک مؤمن کا اظہار ہونا چاہئے وہ اظہار ان لوگوں نے کیا اور شکر کے کلمات ہی ان کے منہ سے نکلتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے احمدی کارکنان کی جان مال کو بھی محفوظ رکھا اور انہیں بھی بچایا اور عورتوں اور بچوں کو بھی بچایا ان کی عزتیں بھی محفوظ رکھیں۔ مرزا نصیر احمد طارق جو مرزا منیر احمد صاحب کے بڑے بیٹے ہیں اس فیکٹری کے سربراہ تھے فیکٹری کے اندر ہی رہتے تھے اسی طرح ان کا بیٹا بھی جو فیکٹری میں کام کرتا ہے اس کا گھر بھی فیکٹری کے اندر تھا۔ سب کو اللہ نے محفوظ رکھا۔ بہت سارے احمدی ورکر جو تھے وہ بھی ادھر ادھر جنگل میں چھپتے رہے۔ ان کو بھی کسی طرح ڈھونڈ کر بعد میں خدام نے محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ قمر احمد جو گیٹ کے سکیورٹی انچارج تھے ان کو پولیس نے گرفتار کرلیا وہ جیل میں ہیں۔ ان پر توہین قرآن کی بڑی سخت دفعہ لگائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کا بھی سامان فرمائے۔

مرزا نصیر احمد صاحب کی اہلیہ اور بہو اور ان کے بچوں نے بھی جو صبر اور شکر کا اظہار کیا ہے وہ بھی قابل قدر ہے۔

فیکٹری کو آگ لگانے کے بعد انہوں نے ہماری دو چھوٹی جماعتیں کالا گوجرہ اور محمودہ کی مسجدوں پر حملہ کیا۔ مولویوں نے مسجد کی صفیں اور سامان باہر نکال کر اس کو آگ لگائی۔ پھر مسجد پر قبضہ کیا۔ پولیس نے ان کو باہر نکال دیا اور وہاں تالا لگا دیا۔ اللہ تعالیٰ وہاں سب احمدیوں کو محفوظ رکھے۔ اللہ کرے کہ پاکستان میں بھی انصاف قائم ہو۔ اور فیکٹری کے مزدوروں کو بھی جو وہاں کام کرتے تھے اور اب ان کا روزگار ختم ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے بھی روزگار کے بہتر سامان مہیا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09417020616
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 3 December 2015 Issue No. 49

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

الحمدللہ کہ آج قرآن کریم کے ترجمہ سمیت ہزاروں کی تعداد میں جماعت کی طرف سے جاپانیوں کے لئے اُن کی زبان میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے اور اب تو اس مسجد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش پورا کرنے کے لئے ایسے دروازے کھولے ہیں کہ کروڑوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 27 ؍نومبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ احباب جانتے ہیں گزشتہ دنوں میں جاپان وہاں کی پہلی مسجد کے افتتاح کے لئے گیا تھا۔ وہاں اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو یہ بہت مشکل امر تھا کہ مسجد بن سکے۔ ہمارے وکیل جو جاپانی ہیں مجھے ملے اور کہنے لگے کہ مسجد کی تکمیل آپ کو مبارک ہو لیکن میں اب بھی سوچتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں اور یقین نہیں ہوتا کہ اس علاقے میں آپ کو مسجد بنانے کی اجازت مل گئی۔ کہنے لگے کہ میں آپ کے لئے کیس تو لڑ رہا تھا لیکن مجھے توقع نہیں تھی کہ کوئی کامیابی ہو اس لئے ایک موقع پر میں نے جماعت کی انتظامیہ کو کہہ دیا کہ اس معاملے کو چھوڑیں تو زیادہ بہتر ہے لیکن جماعت کے افراد کا توکّل بھی عجیب ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم کوشش کرتے رہو۔ یہ جگہ ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ ملے گی اور مسجد بھی بنے گی۔ کہنے لگے آج یہ مسجد جو ہے یہ میرے لئے تو یقینا ایک حیران کن بات ہے اور نشان ہے۔ تو بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہر موقع پر وہ جماعت پر فرماتا رہتا ہے اور ہمارے ایمانوں کو بڑھاتا ہے۔ ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت رکھا ہوا ہے اور جب وہ وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کام ہو جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ مسجد بنے تو تمام روکوں کے باوجود مسجد بنانے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی اور اسلام کا پیغام اس ملک میں پہنچانے کا پہلا مرکز قائم ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف ایک مرکز یا مسجد تمام ملک میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کے مقصد کو پورا نہیں کر سکتے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس کے ساتھ جاپان میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ میں چند لوگوں کے تاثرات بھی بیان کروں گا جس سے پتہ چلتا ہے کہ جاپانیوں نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے بتائی گئی صحیح اسلامی تعلیم کو کس طرح دیکھا اور یہ ہونا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ سے ہی یہ مقدر تھا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طرح باقی دنیا کے ممالک میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی تڑپ کا اظہار فرمایا ہے اور اس کے لئے کوشش بھی فرمائی اسی طرح جاپان کے متعلق بھی فرمایا کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جائے اور کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کروایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جاپان میں نیک فطرت لوگ احمدیت قبول کریں گے۔ الحمدللہ کہ آج قرآن کریم کے ترجمہ سمیت ہزاروں کی تعداد میں جماعت کی طرف سے جاپانیوں کے لئے ان کی زبان میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے اور اب تو اس مسجد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش پورا کرنے کے لئے ایسے دروازے کھولے ہیں کہ کروڑوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ لوگوں کے تاثرات پیش کروں گا جس سے لوگوں کی اسلام کے بارے میں رائے بدل گئی ہے۔ پہلے کچھ اور رائے تھی اب بالکل مختلف ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے برملا کہا کہ مسجد کے افتتاح اور فنکشن میں شامل ہو کر ہمیں اسلام کی تعلیم کا پتہ چلا ہے اور اسلام کے بارے میں ہماری غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اسلام کا تعارف کروانا ہو تو مسجد بنا دو۔ لوگوں کی توجہ پیدا ہو گی۔ یہ بات بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہمیں ہر جگہ نظر آتی ہے۔ اور جب انسان دیکھتا ہے کہ کس طرح لوگوں کی کایا پلٹی ہے تو حیرت ہوتی ہے۔ جمعہ کے دن جاپانی مہمان مسجد میں آئے ہوئے تھے۔ پہلے نقاب کشائی تھی۔ کچھ باہر کھڑے تھے اور پھر وہ اندر آ کے مسجد میں بھی بیٹھ گئے اور خطبہ بھی سنا اور ہمیں نماز پڑھتے ہوئے بھی دیکھا۔ تقریباً جاپانی مہمان تھے جنہوں نے خطبہ سنا۔ جن میں شنتو ازم کے ماننے والے، بدھسٹ اور عیسائی رہنماؤں کے علاوہ علاقے کے ممبران پارلیمنٹ، پروفیسر اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ ان شامل ہونے والوں کے جو تاثرات ہیں وہ بتاتا ہوں۔

☆ ایک صاحب ہیں Osamu جو Churchof Jesus Christ کے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ یہ مسجد جاپانیوں اور اسلام کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کرے گی۔

☆ پھر ایک اور پریسٹ جن کا نام Taijun Sato (تائی جون ساتو) ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخل ہو کر بہت اچھا لگا۔ ہمارا تو خیال تھا کہ غیر مسلم اور بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخلہ منع ہے لیکن نہ صرف یہ کہ گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا گیا بلکہ نماز اور خطبہ میں شامل ہو کر ہمیں دلی خوشی ہوئی۔ اسلام کے بارے میں ہمارا تاثر تبدیل ہو گیا۔

☆ سٹی پارلیمنٹ کے ممبر کہتے ہیں کہ ہم اپنے علاقے میں مسجد کی تعمیر کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے مؤقف کے مطابق یہ مسجد انسانیت سے محبت کرنے والوں اور خدمت خلق پر یقین رکھنے والے لوگوں کا مرکز بنے گی۔

☆ پھر اشینو ماکی (Ishinomaki) سٹی کے ممبر پارلیمنٹ ہیں، ایک ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد کی تقریب میں شامل ہونے کیلئے آئے تھے۔ کہتے ہیں یہ خوبصورت مسجد دیکھتے ہی میری ساری سفر کی تھکان دور ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے جاپان میں زلزلوں میں خدمت کے ذریعہ جو نیک نامی کمائی ہے امید ہے کہ یہ مسجد اس نیک نامی کو بڑھانے کا باعث بنے گی۔

☆ پھر Aichi ایجوکیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں، مینیسا کی ہیروکو صاحب Minesaki Hiroko یہ کہتے ہیں کہ جاپان میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر کی بہت ضرورت تھی۔ دنیا میں اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھانے کیلئے جماعت احمدیہ کا کردار بہت نمایاں ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس مسجد سے جماعت کا تعارف مزید بڑھے گا اور دنیا میں حقیقی امن و سکون پھیلے گا۔

ہفتہ کی شام کو وہاں ایک reception بھی تھی مسجد کے حوالے سے۔ مسجد کے صحن میں ہی۔ اس تقریب میں بھی تقریباً 109 جاپانی مہمان اور آٹھ دیگر غیر ملکی غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں پریزیڈنٹ اے ایم اے سٹی انٹرنیشنل ایسوسی ایشن، ممبران پارلیمنٹ، سٹی ممبران پارلیمنٹ، ڈائریکٹر آف انٹرنیشنل ٹورازم، پریذیڈنٹ، پریسٹ آف سوٹو ٹمپل، پروفیسرز، ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکلاء اور دیگر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

☆ ایک بدھ پریسٹ کہتے ہیں جو اس میں شامل ہوئے کہ امام جماعت احمدیہ کی آمد بہت ہی اچھے وقت پر ہوئی جبکہ ہم پیرس میں دہشت گردی کے بعد ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا تھے۔ کہتے ہیں کہ جس خوبصورتی اور آسان فہم انداز میں انہوں نے بات کی ہے اور اسلام کی تعریف کی اس سے یہ ہیجانی کیفیت جو ہمارے دلوں میں اسلام کے بارے میں گھر کئے ہوئے تھی ختم ہو گئی۔ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی کو یکسر ختم کر دیا۔

☆ پھر ایک وکیل ہیں Ito Hiroshi (ایتو ہیروشی) صاحب انہوں نے مختلف موقعوں پر قانونی معاونت بھی فراہم کی تھی، یہ کہتے ہیں یہ میری زندگی کا سب سے بہترین دن ہے۔ کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کی تمام باتیں حق پر مبنی تھیں جہاں انہوں نے امن اور نرمی کی تلقین کی ہے وہیں انہوں نے عدل اور انصاف کے فروغ کی بھی بات کی ہے جو بہت ہی اچھی بات ہے اور اس کی ضرورت ہے۔

☆ ایک یونیورسٹی کے طالبعلم تھے کہتے ہیں کہ میرا گھرانہ بدھسٹ پریسٹ کا گھرانہ ہے اور میرا گھر ٹمپل ہے مجھے اسلام میں کافی دلچسپی تھی تاہم کبھی موقع نہیں ملا کہ کسی مسلمان سے بات کر سکوں۔ کتابوں سے جو مل سکا وہ پڑھا۔ تاہم آج اس افتتاحی تقریب میں شرکت کر کے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سن کر مجھے اسلام کی اصل تصویر نظر آئی اور ایک نیا باب مجھ پر کھلا ہے۔

☆ ایک خاتون Yuki Sngisaki (یوکی سنگساکی) صاحبہ کہتی ہیں کہ اس پروقار تقریب پر دعوت کے لئے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اس شہر میں اتنی شاندار مسجد کا بننا ہمارے لئے بھی بہت خوشی کی بات ہے۔ میں ایک یونیورسٹی کی طالبعلم ہوں اور مختلف مذاہب پر تحقیق کر رہی ہوں۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ ہمارا اسلام کے بارے میں علم بہت تھوڑا ہے جس کی وجہ سے ہم غلط فہمی کا شکار ہیں۔ امام جماعت احمدیہ کا خطاب اس زمانے کی ضرورت ہے۔ میں نے اس خطاب سے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم جاپانی لوگ اسلام کے متعلق زیادہ نہیں جانتے بلکہ اسلام سے خوفزدہ ہیں مگر آج کے خطاب سے ہمیں پتہ چلا کہ اسلام اصل میں کیا چیز ہے۔ مسجد کے بننے کے بعد میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کے مواقع مزید آئیں گے۔ امام جماعت احمدیہ اور ان کی جماعت سے ملنے کا موقع ملا۔ باہمی محبت اور امن اور آشتی مجھے ان کے چہروں پر نظر آئی اور ان سے ملاقات کرنے کے بعد مجھے ان میں بہت پیار اور محبت نظر آئی۔

☆ ایک اور جاپانی دوست Toya Sakurai (ٹویا ساکورائی) صاحب کہتے ہیں کہ آج اس تقریب میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سننے سے اس دنیا کے امن کے بارے میں سوچنے کا موقع ملا۔ اس موقع کے فراہم کرنے کے لئے میں تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ امام جماعت احمدیہ نے صرف امن کے متعلق ہی بات کی اور دنیا کو مخفی خطرات سے بھی آگاہ کیا۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے ہمارے ان خدشات کو بھی دور کیا کہ مسلمان دنیا پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ میں بار بار یہی کہوں گا کہ ہمیں ان کے ساتھ مل کر امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کے بارے میں پڑھیں اور اس کو سمجھیں۔

☆ اسی طرح ایک جاپانی دوست جو سکول ٹیچر ہیں کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے احباب نے مشکل اوقات میں ہمیشہ ہماری مدد کی۔ یہ بات میں پہلے نہیں جانتا تھا یہاں بہت سارے مقررین سے یہ بات

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad